من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید (الحدیث)

سلسلۂ الحمد والشکر کہ رسالہ

صبح کا ستارہ

باہتمام

[illegible]

تالیفات حکیم الامت تھانوی

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہو کر شایع ہوا

بعون صناع حکیم و منان بفضل خلاق زمین و زمان

لله الحمد والمنة کہ رسالہ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

[illegible]

تالیفات حکیم الامت تھانوی

باہتمام۔ بی۔ بی کپور سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مزین بطبع ہوا

۱۹۳۳ع

جزو ورق

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہے اور درود و سلام اُس نبیؐ پر جو سب نبیوں کا سردار ہے بعد ازاں عبّاس ابن ناصر علی المورخ بن فضل اللہ العلامۃ الحاجوی غفر اللہ لہم کہتا ہے کہ سنہ بارہ سو انچاس ہجری میں جب میرے بھائی قاسم علی نے کہ نہایت سخی و شجاع و مجاہد تھا اور میری والدہ نے انتقال کیا میں نے کتاب دقائق الاخبار کو کہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے موت کے احوال میں تصنیف کی تھی مغلق عربی سے سلیس اُردو میں ترجمہ کیا تا فائدہ اُسکا عام ہو جاوے اور ثواب اُسکا میں نے دونوں کی روحوں کو بخشا اور جو شخص اس کتاب سے فائدہ پاوے اور نفع اُٹھاوے اُس سے اُمید ہے کہ اس مغموم کو اور اُن دونوں مرحوم کو اپنی دعا سے محروم نہ کرے اور اصل کتاب میں میں نے کچھ کمی بیشی نہیں کی مگر بعضی جگہوں میں بضرورت یا بقصد اختصار کیا ہے اور نام اس ترجمہ کا صبح کا ستارہ ہے اسواسطے کہ زمانہ بھی آخری ہے اور اسمیں اخیر وقت کا حال بھی مسطور ہے اور خلق کو اس سے ہدایت بھی حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

پہلا باب نورِ محمدیؐ کے بیان میں

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالے نے ایک درخت پیدا کیا جسمیں چار شاخیں تھیں سو شجرۃ الیقین اُسکا نام رکھا پھر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو سفید موتی کے پردے میں طاؤس سا بنا کر اُس درخت پر بٹھایا اُسنے ستر ہزار برس اُسپر تسبیح کی بعد ازاں حیا کا آئینہ پیدا کر کے اُسکے آگے دھرا جب طاؤس نے اُسمیں اپنی صورت دیکھی نہایت ہی حسین جمیل و زیبا و شکیل تب حقتعالے سے حیا کی اور پانچ دفعہ حق تبارک و تعالے کو سجدہ کیا سو یہی سجدے اُسپر فرض موقت ہو گئے کہ حقتعالے نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکی امت کو پنج وقتہ نماز کا حکم کیا پھر حقتعالے نے نور کی طرف دیکھا تب شرم سے وہ پسینے پسینے ہو گیا سو اُسکے سر کے عرق سے فرشتے پیدا ہوئے

اور چہرے کے عرق سے عرش و کرسی لوح و قلم چاند سورج تارے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور سینے کے عرق سے انبیا و رسل علما و شہدا و صلحا اور ابرو کے عرق سے سب اہل ایمان و ہر کانوں کے عرق سے یہود اور نصاریٰ اور مجوس وغیرہم کی ارواح اور پشت کے عرق سے بیت المعمور کعبہ و بیت المقدس اور ساری دنیا کے مسجدوں کی زمین دریاؤں کے عرق سے زمین پورب پچھم تک اور جو کچھ اس میں ہے سب پیدا ہوا پھر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نور میرے حبیب کے نظر کر سو اُس نے دیکھا اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور بائیں ایک نور یہ چاروں یار رسالت رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر اُس نور نے ستر ہزار برس تسبیح کی تب حق تعالیٰ نے اُس سے ارواح انبیا کو پیدا کر کے اُن سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہلایا پھر عقیق سرخ سے ایک قندیل شفاف پیدا کی اور نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کو جس طرح دنیا میں ہے اُسی طرح بنا کر قندیل میں رکھا اور تمام روحوں نے اسکے گرد طواف کیا اور ستر ہزار سال تک تسبیح و تہلیل کی پھر خدائے تعالیٰ نے سب کو حکم کیا کہ اس کی طرف دیکھیں سو جس نے اُسکے سر کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور جس نے پیشانی کو دیکھا امیر عادل ہوا اور جس نے بھوؤں کو دیکھا نقاش ہوا اور جس نے کانوں کو دیکھا صاحب تمتع و صاحب اقبال ہوا اور جس نے آنکھوں کو دیکھا حافظ قرآن ہوا اور جس نے رخساروں کو دیکھا سخی اور عاقل ہوا اور جس نے ہونٹوں کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جس نے ہونٹوں کو یا دانتوں کو دیکھا خوبرو ہوا اور جس نے مُنھ کو دیکھا روزہ دار ہوا اور جس نے زبان کو دیکھا بادشاہوں کا قاصد ہوا اور جس نے حلق کو دیکھا واعظ اور مؤذن ہوا اور جس نے داڑھی کو دیکھا جہاد کرنیوالا ہوا اور جس نے گردن کو دیکھا تاجر ہوا اور جس نے دونوں بازوؤں کو دیکھا تیغ زن و نیزہ باز ہوا اور جس نے صرف داہنے بازو کو دیکھا حجام ہوا اور جس نے صرف بائیں بازو کو دیکھا جلاد ہوا اور جس نے داہنی ہتھیلی کو دیکھا صراف ہوا اور جس نے بائیں ہتھیلی کو دیکھا ناپنے اور جوکھنے والا ہوا اور جس نے دونوں ہتھیلیوں کو دیکھا سخی و صاحب کسب ہوا اور جس نے دونوں ہاتھوں کی پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جس نے داہنے ہاتھ کی اُنگلیوں کو دیکھا کاتب ہوا اور جس نے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دیکھا درزی ہوا اور سینے کو جس نے دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جس نے پشت کو دیکھا متواضع اور شرع کا مطیع ہوا اور جس نے پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جس نے شکم کو دیکھا قانع و زاہد ہوا اور جس نے زانوؤں کو دیکھا راکع اور ساجد ہوا اور جس نے پاؤں کو دیکھا شکاری ہوا اور جس نے قدم کے نیچے دیکھا بڑا چلنے والا ہوا اور جس نے پرچھائیں کو دیکھا سُردی ہوا اور جس نے نہ دیکھا یہودی و نصرانی و کافر سرکش ہوا اور جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر مقرر کیا قیام الف کے مانند اور رکوع حے کے مانند اور سجدہ میم کے مانند

اور نشست دال کے مانند اور خلق کو لفظ محمدؐ کی صورت پر پیدا کیا سر میم کی طرح گول اور دونوں ہاتھ حے کے مانند اور شکم میم کے مانند اور دونوں پاؤں دال کے مانند اور کوئی کافر اُنکی صورت پر جلایا نہ جائے گا بلکہ صورتیں اُن کی بدل دی جائیں گی تمام ہوا پہلا باب مترجم کہتا ہی اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا تو سگ و خوک و کافر بھی اُسی سے ہوئے اور اس سے اُسکا نجس ہونا لازم آتا ہی کہو نہیں نور محمدؐ اصل تمام اشیا کا ہی اور فروع کے آثار و احکام اصل پر جاری نہیں ہوتے دیکھو مٹی سے سبزہ اور دانہ پیدا ہوتا ہی اور سبزے اور دانے سے جانوروں کا گوشت اور یہ سب ملکر انسان کی غذا ہوتی ہی اور وہ غذا مرد کی پشت پر پہونچکر نطفہ بنتی ہی اور عورتوں کے سینے پر پہونچکر دودھ اور رگوں پر پہونچکر خون اور مثانے میں جاکر بول اور ہر جگہ نیا حکم اور نیا اثر پیدا کرتی ہے اور مٹی اُن جگہوں اور اثروں سے مبرا ہی اسی طرح سیاہی دوات میں ہی جو حرفوں کی اصل ہی لیکن قرآن کے حروف جب اُس سے بنتے ہیں تب یہ حکم پیدا کرتی ہی کہ ناپاک آدمی اسکو نہ چھوئے اور یزید اور شیطان کا نام جب اُس سے لکھا جاتا ہی تو قابل تعظیم نہیں ہوتی اور رسول اللہؐ کو اُمّی اسواسطے کہتے ہیں کہ سب اشیا کی اصل ہیں کیونکہ اُم کا لفظ زبان عرب میں بمعنی اصل کے آتا ہے جیسے ام القریٰ مکہ سب گاؤں کا اصل ہی اور اُم الکتاب سورۂ فاتحہ کہ تمام قرآن بطرز اجمال اسمیں مندرج ہی اور اسی طرح اُم الدماغ و اُم الامراض و غیر ذلک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدایش میں

ابن عباسؓ نے فرمایا ہی کہ حقتعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو ملک ملک کی خاک سے پیدا کیا سر کعبے کی خاک سے اور سینہ دہنا کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونوں ہاتھ پورب کی مٹی سے اور دونوں پاؤں پچھم کی مٹی سے اور ایک روایت یہ ہی کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک بہشت کی خاک سے اور دانت ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبے کی خاک سے اور ہڈیاں پہاڑ کی خاک سے اور بعضے اعضا بابل کی خاک سے اور پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور آنکھیں حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تھا اس سبب سے عقل و فہم و نطق کا مکان ہوا اور مُنھ کہ بہشت کی خاک سے تھا محل زینت ہوا اور آنکھیں کہ حوض کوثر کی خاک سے تھیں موضع ملاحت ہوئیں اور دانت کہ ہند کی خاک سے تھے جائے ملاوت ہوئے اور ہاتھ کہ کعبے کی خاک سے تھے مقام سخاوت ہوئے اور پشت کہ عراق کی خاک سے تھی قوت کی جگہ ہوئی اور وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سے تھے موضع شہوت

ہوئے اور استخوان کہ پہاڑ کی خاک سے تھے مضبوطی اور کرامت کی جگہ ہوئے اور دل کہ بہشت فردوس سے
تھا معدن ایمان و عرفان ہوا اور زبان کہ طائف سے تھی مکان شہادت کی یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کہنے کی ہوئی اور آدم علیہ السلام کے بدن میں نو دروازے بنائے سات چہرے میں دو آنکھیں دو کان
دو نتھنے ایک منہ اور دو موضع مخصوص اور اسکو پانچ خواص دیئے بصر و سمع و ذوق و شم و لمس اور جب
روح کو حکم دیا کہ اسکے منہ میں یا دماغ میں داخل ہوئے روح دو سو برس تک اسکے گرد پھری پھر آنکھوں
میں اتری اور جسم کو دیکھا تو مٹی پایا پھر جب کانوں میں پہونچی فرشتوں کی تسبیح سنی پھر ناک میں اترکر
چھینکی اور پیشتر اس سے کہ چھینک سے فراغت پائے حقتعالے نے اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا سکھا دیا پھر جب
اس نے الحمد للہ کہا تب خدائے تعالیٰ نے فرمایا یَرْحَمُكَ رَبُّكَ یَا آدَمُ پھر سینے میں اترکر اٹھنے کا ارادہ
کیا لیکن اٹھ نہ سکی اس معنی میں حقتعالے نے فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا یعنی آدمی بڑا جلد باز ہے اور
پھر جب پیٹ میں پہونچی کھانے کی محتاج ہوئی پھر تمام بدن میں پھیل گئی تب ساری مٹی خون و گوشت اور
رگ و پے بن گئے پھر حقتعالے نے اسے ناخن کا لباس پہنا دیا سر سے پاؤں تک سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر
دن اسکا حسن بڑھتا تھا پھر جب اس نے گناہ کیا وہ خلعت اتار لی گئی اور ذرا سا نشان یادگار کے واسطے
انگلیوں میں چھوڑ دیا گیا پھر جب اللہ تعالے آدم علیہ السلام کو بنا سنوار چکا اور روح انکے بدن میں داخل
ہو چکی نور محمدی انکے ماتھے پر پہونچکر ماہ دو ہفتہ کے مانند چمکا پھر انھیں بہشتی تخت پر بٹھلایا اور فرشتوں نے
کہار بنکر سو برس تک انکو آسمانوں کے عجائبات دکھلائے پھر انکے واسطے مشک خالص سے ایک گھوڑا پیدا کیا گیا
جسکا نام میمونہ تھا اور موتی مونگے کے دو بازو رکھتا تھا سو آدم علیہ السلام اسپر سوار ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام
نے اسکی باگ پکڑی اور میکائیل اور اسرافیل داہنے بائیں جلو میں تھے اور آسمانوں کا تماشا انکو دکھلایا اور وہ فرشتوں
کو سلام کرتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سو فرشتے کہتے تھے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ پس حقتعالے نے فرمایا کہ اے
آدم تیرے اور تیری ایماندار اولاد کے درمیان قیامت تک یہی تحیت رہے تمام ہوا دوسرا باب **مترجم کہتا ہے**
یہاں سے معلوم ہوا کہ جو اسوقت کے بہتیرے مسلمان بجائے السلام علیکم کے بندگی مجرا آداب وغیرہ سے نئے نئے
انوکھے الفاظ کہتے ہیں جنھیں شرع نے نہیں بتایا سو انکا کہنا اچھا نہیں کیونکہ اسمیں قدیمی سنت کا ترک کرنا اور نئی بات
کا اپنی طرف سے ایجاد کرنا لازم آتا ہے اور مشکوۃ میں ہے کہ اسلام سے پیشتر لوگ آپس میں انعم اللہ بک عینا کہتے تھے
جب اسلام پھیلا بجائے اسکے السلام علیکم مقرر ہوا اور وہ متروک ہوا اور ہند میں ایک اور یہ رسم ہے کہ اگر

اہل حرفہ وغیرہ جو چھوٹی اُمت کہلاتے ہیں بڑے آدمیوں سے السلام علیکم کہیں تو وہ لوگ مدبر خفا ہوں اور اُن بیچاروں کو ایذا پہنچائیں سو علاج اسکا یہ ہے کہ چھوٹے لوگ بجائے السلام علیکم کے فقط سلام یا میاں سلام یا سلام صاحب یا سلام جی کہیں کیونکہ حذف کرنا علیکم کا روا ہے قَالَ اللهُ تَعَالیٰ قَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ

تیسرا باب فرشتوں کی پیدایش میں

جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے چار فرشتے بزرگ پیدا کیے اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و ملک الموت یعنی عزرائیل علیہم السلام اور تدبیر عالم کی اُنکے سپرد کی پس جبرئیل علیہ السلام کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینہ برسانے اور رزق پہونچانے پر مقرر کیا اور عزرائیل علیہ السلام کو روحوں کا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام نے حقتعالی سے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی قوت مانگی سو حقتعالی نے عنایت کی اور ہواؤں کی قوت اور پہاڑوں کی قوت اور جن اور انسان کی قوت اور چارپایوں کی قوت مانگی سو وہ بھی عنایت کی اور اُنکے سر سے پاؤں تک زعفرانی بال ہیں اور بہت منہ اور بہت زبانیں اُن بالوں میں چھپی ہیں سو وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیوں میں تسبیح کہتے ہیں اور اُنکی ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے سو وہ سب کے سب قیامت تک اللہ تعالی کی تسبیح کہتے ہیں اور وہ مقربین ہیں اور عرش کے اُٹھانیوالے ہیں اور کراماً کاتبین اور سب اسرافیل کی صورت ہیں اور ہر روز اسرافیل علیہ السلام تین بار جہنم کی طرف دیکھتے ہیں اور بدن اُنکا دُبلا ہو کر کمان کے چلّے کے موافق ہو جاتا ہے پھر بہت روتے ہیں اور زاری کرتے ہیں اگر حقتعالی اُنکے آنسوؤں کو بند نہ کرے تو ساری زمین آنسوؤں سے بھر جائے اور نوح علیہ السلام کا سا طوفان ظاہر ہو اور اتنے لمبے چوڑے ہیں کہ اگر سارے دریاؤں کا پانی اُنکے سر پر ڈالیں تو ایک قطرہ زمین پر نہ گرے اور میکائیل پانسو برس بعد اسرافیل کے پیدا ہوئے اُنکے سر سے پاؤں تک زعفرانی بال ہیں اور زبرجد کے بازو ہیں اور ہر بال میں دس لاکھ زبانیں ہیں اور دس لاکھ آنکھیں ہیں اور ہر آنکھ سے روتے ہیں تا حقتعالی مومنوں پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندیں ٹپکتی ہیں اور ہر بوند سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہیں اور وہ میکائیل کے مددگار اور کارندے کہلاتے ہیں اور مینہ پر اور سبزے پر اور میووں پر اور رزق پر معین ہیں کوئی بوند دریا میں اور کوئی پھل درخت میں اور کوئی گھانس کا تنکا زمین پر نہیں جس پر ایک مؤکل میکائیل کا نہو اور جبرئیل پانسو برس بعد میکائیل کے پیدا ہوئے اُنکے ایک ہزار چھسو بازو ہیں اور سر سے پاؤں تک زعفران سے بال اور دونوں آنکھوں کے بیچوں بیچ میں سورج اور ہر بال پر چاند اور تارے ہیں اور ہر روز

تین سو ساٹھ دفعہ نور کے دریا میں بیٹھتے ہیں اور جب نکلتے ہیں تو اُنکے بازوؤں سے جتنے قطرے گرتے ہیں اُتنے ہی فرشتے جبرئیل کی صورت پیدا ہوتے ہیں اور قیامت تک تسبیح کرتے ہیں اور وہ روحانی کہلاتے ہیں اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت ہوبہو اسرافیل کی سی ہی

چوتھا باب موت کی پیدایش میں

قولہ تعالیٰ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حقتعالیٰ نے موت کو ہزار ہزار پردے میں پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں سے بڑا اور ستر ہزار زنجیروں میں اُسے جکڑا ہر زنجیر اتنی لانبی کہ اگر ہزار برس چلے تو اُسکا پتہ نہ ملے اور فرشتے اُسکے پاس نہ جاتے تھے اور اُسکا مکان نہ جانتے تھے لیکن اُسکی آواز سُنتے تھے پیدایش آدم علیہ السلام کے وقت تک نہ جانتے تھے کہ وہ کون ہے بعد ازاں حقتعالیٰ نے ملک الموت کو فرمایا کہ میں نے تجھ کو موت پر مسلط کیا ملک الموت نے کہا یا رب موت کیا چیز ہے تب حقتعالےٰ نے پردے اُٹھا دیے اور ملک الموت نے موت کو دیکھا پھر حقتعالےٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ سب کھڑے ہو اور موت کو دیکھو سو جب سب کھڑے ہوئے تب موت کو فرمایا کہ اپنے سب بازوؤں سے اُڑ اور اپنی سب آنکھیں کھول پس جب موت اُڑی سب فرشتے بیہوش ہوکر گر پڑے اور ہزار برس کے بعد ہوش میں آئے اور کہا یا رب اس سے بڑا بھی کچھ تو نے پیدا کیا ہے فرمایا میں نے اسے پیدا کیا ہے اور میں بزرگ تر ہوں اور سب خلق اسے چکھے گی پھر فرمایا کہ عزرائیل میں نے تجھ کو اس پر مسلط کیا عزرائیل نے کہا یا رب اسے میں کس بل بوتے سے پکڑوں یہ تو بہت ہی بڑی ہے تب حقتعالےٰ نے اُسے ایسا زور بخشا کہ اُس نے موت کو پکڑ لیا اور موت اُسکے تابع ہو گئی اور کہنے لگی یا رب مجھے حکم دے تو ایکبار آسمان میں ندا کروں فرمایا اچھا ندا کر تب موت نے کڑک کر چنگھاڑا کہ میں وہ ہوں کہ ہر دوست کو جدا کر دونگی اور ہر جسم میں جدائی ڈالونگی میں وہ ہوں کہ باپوں کو بیٹوں سے الگ کردونگی اور بھائیوں کو بہنوں سے بچھڑا دونگی میں وہ ہوں کہ بنی آدم کی قومیں گھٹا دونگی اور سب کے بل بوتے ڈھا دونگی اور گھروں اور شہروں کو اُجاڑ دونگی میں وہ موت ہوں کہ تم کو ہلاک کر دونگی اگرچہ مضبوط مضبوط بُرجوں میں جاکر چھپو میں وہ ہوں کہ کوئی مخلوق مجھ سے جانبر نہوگی اور جب موت کسی پر اُترتی ہے تو ایک صورت اُسکے سامنے بنکر کھڑی ہوتی ہے تب جی بولتا ہے تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے کہتی ہے کہ میں موت ہوں تجھے دنیا سے نکالونگی اور تیری اولاد کو یتیم کر دونگی اور تیری بیبیوں کو رانڈ بنا دونگی اور تیرا مال تیرے وارثوں کو دلوا دونگی جنھیں تو زندگی میں نہ چاہتا تھا اور تو نے آج تک اپنے واسطے نیکی نہ کمائی سو اب میں آ پہنچی یہ سُنکر جی منہ پھیر لیتا ہے تب موت دوسری طرف اُسکے سامنے جاکر کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے تو مجھے نہیں پہچانتا میں وہی ہوں جس نے تیرے ماں باپ کی جان قبض کی اور تو کھڑا دیکھتا تھا اب تجھ کو لینے آئی ہوں تا اولاد تیری دیکھے میں وہ موت ہوں

کہ میں نے اگلے بڑے بڑے گروہوں کو ہلاک کیا پھر کہتی ہے بتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جی کہتا ہے کہ میں نے اُسے مکار وغدار وبیوفا پایا پھر حقتعالیٰ دنیا کی صورت اُسکے سامنے بھیجتا ہے وہ کہتی ہے کہ اے گنہگار شرماتا نہیں تو نے مجھ میں گناہ کیا اور آپ کو نافرمانیوں سے باز نہ رکھا اور حلال حرام میں فرق نہ کیا اور سمجھا کہ میں نیلے جدا ہی نہو نگا سو میں تجھ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہوں اور مال آکر کہتا ہے اے گنہگار تو نے مجھے ناحق طرح سے کمایا اور غریب غربا کو نہ دیا آخر آج میں دوسرے کے ہاتھ پڑا قولہ تعالیٰ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ یعنی اُسدن مال ور اولاد فائدہ نہ دینگے مگر جو اللہ کے پاس آئے ایسا دل لیکر جو ماسوائے اللہ سے فارغ وسلامت ہو بعد ازاں موت روح کو لیتی ہے اگر مومن ہے تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہے تو شقاوت کے ساتھ

پانچواں باب اس ذکر میں کہ موت کس طرح روح کو لیتی ہے

کتاب النبوی میں مقاتل بن سلیمان مفسر سے منقول ہے کہ ملک الموت کا ایک تخت ہے ساتویں آسمان میں نور سے بنا ہوا جسکے ستر ہزار پائے ہیں اور ملک الموت کے چار بازو ہیں اور ہر جاندار کے مقابل اُسکے بدن میں منھ اور آنکھیں اور ہاتھ ہیں سو جو منھ اُسکا جس شخص کے مقابل ہے اُسی منھ سے اُسکو دیکھتا ہے اور اُسی ہاتھ سے اُسکی جان قبض کرتا ہے اور قبض کرنیکے بعد وہ منھ اور ہاتھ ملک الموت کے بدن سے جاتا رہتا ہے اور ایک پاؤں ملک الموت کا دوزخ کے پل پر ہے دوسرا بہشت کے تخت پر اور بدن اتنا بڑا ہے کہ اگر سارے دریاؤں کا پانی اُسکے سر پر ڈالیں تو ایک بوند زمین پر نہ گرے اور کہتے ہیں کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہے جیسے ایک خوان طرح طرح کے کھانوں سے بھرا ہوا کسی کے سامنے رکھا ہو کہ جو چیز چاہے اُسمیں سے کھالیوے اور کہتے ہیں کہ جب سب خلق فنا ہو جاویگی ملک الموت کے بدن کی تمام آنکھیں بند ہو جاوینگی مگر آٹھ اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و عزرائیل اور چار عرش کے اٹھانیوالے اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حقتعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے اور جتنے افراد مخلوقات کے ہیں اُتنے ہی اُسمیں پتے ہیں سو جب بندے کی عمر تمام ہوتی ہے اور چالیس دن زندگی کے باقی رہجاتے ہیں ایک پتا ٹوٹ کر عزرائیل کی گود میں گر پڑتا ہے عزرائیل کو خبر ہو جاتی ہے اور اُس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتے ہیں اور جسدن سے پتا گرتا ہے اُس دن سے وہ شخص آسمان پر مردہ مشہور ہوتا ہے اگرچہ دنیا میں چالیس دن تک زندہ رہتا ہے اور کہتے ہیں کہ جب کسی کی عمر تمام ہوتی ہے تب وہ فرشتہ جو اُسکے دموں پر موکل ہے ملک الموت سے کہتا ہے کہ فلانے کی سانسیں پوری ہو چکیں اور جو اُسکے رزق و اعمال پر معین ہے کہتا ہے کہ اُسکی روزی اور اُسکے سب کام تمام ہوئے اور حقتعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے کہ جسکا نام ملک الارحام ہے اُسکا یہ کام ہے کہ نطفے میں اُس جگہ کی مٹی ملا دیتا ہے جس جگہ وہ شخص مرے گا سو بندہ ہر جگہ پھرا کرتا ہے اور آخر

وہیں جا کر مرتا ہی جہاں کی موت بدی ہو قولہ تعالیٰ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ یعنی کہدے اے محمدؐ کہ اے منافقو اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے اور نہ جاتے کہ
ہمارے ساتھ جہاد کو باہر نکلو تو بھی باہر نکلتے تم میں سے وہ لوگ جن پر مارا جانا لکھا تھا اپنے پڑاؤ پر یعنی جس جگہ میں
اُنھیں مرنا لکھا تھا وہیں آموجود ہوتے اور کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پہلے زمانہ میں ظاہر ہوتے تھے
سو ایک دن سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے اور ایک جوان کو جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا بھر نظر دیکھا جوان
کانپ اٹھا پھر جب ملک الموت چلے گئے جوان نے کہا یا حضرت ہوا کو فرمائیے کہ مجھے چین میں پہونچا دے حضرت
نے ویسا ہی کیا ایک گھڑی بعد پھر ملک الموت آئے تب سلیمانؑ نے پوچھا کہ تم اُس جوان کو کس سبب سے دیکھتے
تھے ملک الموت علیہ السلام نے کہا کہ مجھے حکم ہوا تھا کہ آج ہی چین میں اُس شخص کی روح کو قبض کروں میں اُسکو
تمہارے پاس بیٹھا دیکھ کر تعجب کرتا تھا تب سلیمانؑ نے اُسکا سارا حال کہہ سنایا ملک الموت نے کہا خوب اب میں
جاتا ہوں اُسکی جان وہیں نکالوں گا اور کہتے ہیں کہ ملک الموت کے بہت اتباع اور اعوان ہیں کہ روحوں کو قبض کیا
کرتے ہیں چنانچہ منقول ہو کہ ایک شخص ہمیشہ یہی ورد رکھتا تھا کہ یا خدا بخشدے مجھ کو اور اُس فرشتے کو جو
سورج پر موکل ہی سو بعد مدت کے ایک دن اُس فرشتے نے دعا کی کہ یارب مجھے حکم ہو تو اُس شخص کی ملاقات
کو جاؤں چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اُس کی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا کہ اے شخص تو میرے واسطے بہت دعا مانگا
کرتا تھا کہہ تیرا مقصد کیا ہی کہا میرا مقصد یہ ہی کہ تو مجھ کو اپنے مکان پر لے جا اور میں ملک الموت سے پوچھوں کہ
میری زندگی کے کتنے دن باقی ہیں فرشتہ اُسے آسمان پر لے گیا اور اپنے مکان پر بٹھلا کر آپ ملک الموت کے پاس
گیا اور کہا کہ ایک آدمی ہمیشہ میرے واسطے دعا مانگا کرتا ہی اور حاجت اُسکی یہ ہی کہ اپنے مرنے کا دن معلوم کرکے
آخرت کے واسطے کچھ ثواب جمع کرے سو تم اُسکی کتاب دیکھکر اُسکے مرنے کا حال بتا دو ملک الموت نے کہا تیرا
مصاحب جوان عظیم الشان ہی نہ مریگا جبتک تیری جگہ پر بیٹھے سورج کے فرشتے نے کہا وہ تو آیا ہی اور میری جگہ پر
بیٹھا ہی ملک الموت نے فرمایا کہ اگر وہ تیری جگہ پر بیٹھا ہوگا تو میرے ساتھیوں نے اُسکی روح بھی قبض کرلی ہوگی
اور خبر میں ہو کہ نیا ربائے سب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہیں اور جب چھوڑ دیتے ہیں حقتعالیٰ اُنکی جان قبض کرلیتا ہی
اور کہا حقیقت میں قابض ارواح کا حقتعالیٰ ہی اور ملک الموت کیطرف اسطرح کی نسبت ہے جیسے کہتے ہیں کہ زید نے
عمرو کو قتل کیا یا فلانی بیماری سے زید مرگیا قال اللہ تعالیٰ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا

چھٹا باب پیغمبروں کی روحوں کے حال میں

خبر میں ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام اُنکی روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے روح کہتی ہے کہ تیری اطاعت
نہ کرونگی جبتک خدائے عزوجل کا حکم نہ پاؤنگی ملک الموت علیہ السلام کہتا ہے اُسنے مجھے حکم دیا ہے روح کہتی ہے
جاؤ اس بات کے اثبات پر کچھ نشان و برہان لے آؤ جب مجھے میرے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور بدن میں
داخل کیا تم اُسوقت میں نہ تھے اب جانتے ہو کہ مجھے لیجاؤ ملک الموت علیہ السلام یہ سُنکر اللہ تعالیٰ کیطرف پھر جاتا ہے
تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کی روح سچ کہتی ہے اے ملک الموت بہشت میں جا اور ایک سیب یا
انگور وہاں سے لیکر اُسے دکھلا ملک الموت بہشت میں جاتا ہے اور میوہ لاتا ہے اُسپر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لکھا ہوتا ہے سو وہ روح کو دکھا دیتا ہے تب روح ہنسی خوشی سے نکل آتی ہے

ساتواں باب مومنوں کی روحوں کے بیان میں

خبر میں ہے کہ جب مسلمان کی عمر آخر ہو چکتی ہے ملک الموت اُسکے مُنھ کی طرف سے روح قبض کرنے آتا ہے تب وہ کہتا ہے
کہ ادھر سے راہ نہیں کیونکہ اس مُنھ سے خدائے عزوجل کا نام لیا جاتا تھا تب ہاتھوں کی طرف سے آتا ہے ہاتھ کہتے ہیں
کہ ادھر سے بھی رستہ نہ ملیگا کیونکہ ان ہاتھوں سے اُسنے صدقہ دیا ہے اور یتیم کا سر سہلایا ہے اور علم لکھا ہے اور کافروں پر
تلوار چلائی ہے تب پاؤں کی طرف سے آتا ہے پاؤں کہتے ہیں ادھر سے بھی نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان پاؤں سے وہ
جماعت کو گیا ہے اور عیدوں کی نماز کو گیا ہے اور عالموں کی مجلس میں گیا ہے تب کانوں کی طرف سے آتا ہے کان کہتے
ہیں ادھر بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان کانوں سے اسنے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور قرآن شریف سُنا ہے تب آنکھوں
کی طرف سے آتا ہے آنکھیں کہتی ہیں ادھر سے بھی تمھارا گذر ممکن نہیں کیونکہ اُسنے ان آنکھوں سے قرآن دیکھے ہیں
اور عالموں کے چہرے پر نظر کی ہے تب ملک الموت اللہ تعالیٰ کیطرف پھر جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی ہتھیلی پر
میرا نام لکھکر اُسکی روح کو دکھاؤ ملک الموت یہی کرتا ہے تب وہ نکل آتی ہے اور اس نام کے اُنس سے جانکنی کی
سختی نہیں ہوتی ہے اور خبر میں ہے کہ جب بندہ نزع میں ہوتا ہے آواز آتی ہے کہ اسے چھوڑ دو ذرا آرام لے لیوے
اور جب روح سینے پر پہونچتی ہے آواز آتی ہے کہ اسے چھوڑ دو آرام لے لیوے اسی طرح اور اعضا میں یہانتک
کہ جب حلق پر پہونچتی ہے آواز آتی ہے کہ چھوڑ دو اسے تو سب اعضا آپس میں رخصت ہولیں تب آنکھ آنکھ کو وداع
کرتی ہے اور کہتی ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اسی طرح کان اور ہاتھ اور پاؤں سب ایک
دوسرے کو رخصت کرتے ہیں اور ہاتھ بے حس و حرکت رہ جاتے ہیں اور آنکھیں بے نظر اور کان بے سماعت
لیکن یہ سب سہل ہے اگر زبان پر ایمان اور دل میں معرفت باقی رہے اگر نعوذ باللہ تعالیٰ اس میں فرق آیا

تو کہیں ٹھکانا نہیں فقیہوں نے کہا ہے کہ نزع کے وقت اکثر ایمان سلب ہو جاتا ہے

آٹھواں باب فریب شیطان کے بیان میں

خبر میں ہے کہ جان نکلنے کے وقت شیطان آتا ہے اور بائیں طرف بیٹھ کر کہتا ہے کہ اس دین کو چھوڑ اور کہہ کہ خدا دو ہیں تو تجھے نجات ملے امام حجۃ الاسلام دقائق الاخبار کے مؤلف فرماتے ہیں جب ایسا معاملہ ہو تو بڑا خطر ہے سوائے دوستو ہمیشہ گریہ وزاری میں رہو اور شب بیداریاں کرو اور نمازیں پڑھو اور خواب غفلت اور دنیا سے بیزار ہو تا نجات پاؤ امام اعظم نعمان ابو حنیفہ کوفی سے پوچھا کون گناہ ہے جسمیں ایمان جاتے رہنے کا زیادہ خوف ہے فرمایا ایمان کا شکر نہ کرنا اور خوف خاتمے کا چھوڑ دینا اور خلق پر ظلم کرنا سو جسمیں یہ تینوں خصلتیں ہوں ڈر یہ ہے کہ دنیا سے بے ایمان جائے اور کہتے ہیں کہ موت کے وقت بہت ہی پیاس لگتی ہے اور کلیجہ جلنے لگتا ہے اور بیمار پیاس کے مارے تلملاتا ہے سو شیطان پانی کا بھرا ہوا پیالہ لیکر اُسکے سرہانے کھڑا ہوتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ یہ شیطان ہے سو جب پانی مانگتا ہے شیطان کہتا ہے کہہ عالم کا کوئی صانع نہیں تو میں پانی دوں سو جسکی شامت آتی ہے کہدیتا ہے اور جسکے نصیب اچھے ہیں نہیں کہتا چنانچہ منقول ہے کہ ابو زکریا زاہد جب مرنے لگا اسکے دوستوں نے کہا کلمہ پڑھو اُسنے مُنہ پھیر لیا دوسری مرتبہ پھر کہا کہ کلمہ پڑھو دوبارہ اُس نے مُنہ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا میں نہیں کہتا تب سب کو نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابو زکریا کو ہوش آیا آنکھیں کھول دیں اور لوگوں سے پوچھا تم مجھ سے کچھ کہتے تھے اُنھوں نے کہا کہ ہاں ہم کہتے تھے کہ کلمہ کہو سو تم نے دو دفعہ مُنہ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا میں نہیں کہتا ابو زکریا بولا کہ شیطان میرے پاس پانی کا قدح لیکر آیا تھا اور کہتا تھا کہہ لا آلہ سو میں مُنہ پھیر لیتا تھا آخر میں نے تیسری بار جھنجھلا کر کہا کہ میں نہیں کہتا تب وہ پیالہ پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا سو میں اب کہتا ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور جب آدمی مرتا ہے سب چیزیں اُسکی بٹ جاتی ہیں مال کو وارث لیجاتے ہیں اور روح کو ملک الموت اور بدن کو کیڑے کھاتے ہیں اور ہڈیوں کو خاک اور نیکیاں مدعیوں کو ملتی ہیں جو اُسپر حق دعوے رکھتے ہیں لیکن یہ سب آسان ہے کاش شیطان ایمان کو نہ لیجانے پائے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ

ع
بے خدا
اور ایمان

نواں باب آوازوں کے ذکر میں جو مرنے کے بعد آتی ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن مرتا ہے آسمانوں سے تین آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھ کو چھوڑا تو نے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجھ کو راضی رکھا

تو نے دنیا کو سمیٹا یا دنیا نے تجھ کو سمیٹا اور جب غسل دیتے ہیں تین آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم کہاں گیا تیرا زور کس نے تجھے ناتواں کیا اور کہاں گئیں تیری باتیں کس نے تجھے گونگا بنایا اور کہاں گئے تیرے دوست کس نے تجھے اکیلا کیا اور کفن پہنانے میں یہ آوازیں آتی ہیں تو سفر کو بے توشہ جاتا ہے اور اپنے گھر سے نکلتا ہے سو کبھی نہ پھریگا اور تو ہولناک گھر کی طرف جاتا ہے اور جب جنازے پر لٹاتے ہیں یہ آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم تجھے خوشی ہے اگر توبہ کر کے مرا ہو اور تجھے خوشی ہے اگر خدا کی رضامندی تجھ پر ہو اور افسوس و غم ہے تجھ پر اگر خدا تجھ سے ناخوش ہو اور جب نماز پڑھنے کے واسطے جنازہ رکھتے ہیں یہ آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم جو کچھ تو نے کیا بھلا یا برا سو سب تیرے واسطے ہے اگر تیرے کام نیک ہیں تو نیکی پاویگا اور اگر تیرے کام برے ہیں تو برائی دیکھے گا اور جب گاڑا جاتا ہے زمین سے یہ آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا تھا اب روتا ہے تو میری پیٹھ پر خوشیاں کرتا تھا اور اٹھکیلیاں مچاتا تھا اب محزون و غمزدہ ہوتا ہے تو میری پیٹھ پر باتیں چکتا تھا اب چپکا ہوا اور جب گاڑ کر لوگ پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے تو اکیلا ہو گیا بیکس ہو گیا یہ سب تجھے اندھیرے میں چھوڑ گئے جنکے لیے تو میری نافرمانی کرتا تھا سو میں آج ایسی رحمت کرونگا جس سے خلق کو تعجب آئے اور ایسی شفقت کروں گا کہ ماں باپ بیٹے پر نہ کریں

دسواں باب زمین اور قبر کی آوازیں

انس بن مالک رضی سے منقول ہے کہ زمین ہر دن یہ باتیں کہتی ہے اے فرزند آدم تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا ہے میرے اندر ہلنے ڈلنے نہ پاویگا میری پیٹھ پر حرام کھاتا ہے میرے اندر تجھے کیڑے کوڑے کھائینگے میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہے میرے اندر عذاب پاویگا میری پیٹھ پر ہنستا ہے میرے اندر رویگا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہے میرے اندر غمگین ہوگا میری پیٹھ پر حرام کھا کر موٹا بنتا ہے میرے اندر آ کر گھل جائیگا میری پیٹھ پر اکڑتا پھرتا ہے میرے اندر ذلیل ہوگا میری پیٹھ پر خوش خوش چلتا ہے میرے اندر غمناک پڑا رہیگا میری پیٹھ پر نور میں چلتا ہے میرے اندر اندھیرے میں پڑیگا میری پیٹھ پر جماعت کے ساتھ چلتا ہے میرے اندر اکیلا پڑیگا اور خبر میں ہے کہ قبر ہر روز تین بار کہتی ہے کہ میں وحشت کا گھر ہوں میں اندھیری ہوں مجھ میں کیڑے ہیں میرے واسطے کیا تیار کیا ہے میں تنہائی کا گھر ہوں سو قرآن کی تلاوت کو اپنا مونس بنا اور میں نہایت تاریک ہوں نماز شب پڑھ کہ مجھے روشن کر مجھ میں خاک دھول کے سوا کچھ بچھونا نہیں سو نیک عملوں کا بچھونا تیار کر کہ مجھ میں سانپ بھرے ہیں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو اور آنسوؤں کو زہر مہرہ بنا اور میں وہ گھر ہوں جس میں منکر نکیر تجھ سے سوال کریں گے سو میری پیٹھ پر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بہت پڑھا کر مترجم کتا ہے اسی معنی میں آگے میں نے چند اشعار کہے تھے دو انہیں سے یہ ہیں نظم قَدْ تَقُوْلُ الْاَرْضُ اِنِّیْ مُظْلِمَۃٌ ؛ نَوِّرُوْنِیْ مِنْ قُلُوْبٍ کَالشُّمُوْعِ ؛
اُخْفِیْتُ فِی الْاَقَاصِی الْاَدِغَۃٌ ؛ فَاجْعَلُوا النِّیْرَانَ اِھْرَاقَ الدُّمُوْعِ

گیارھواں باب میت کی سختی کے بیان میں

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہے کہ فرمایا میں گھر میں بیٹھی تھی ناگاہ رسول اللہؐ آئے میں نے ارادہ کیا کہ آپ کی تعظیم کو اٹھوں جسطرح میری عادت تھی آپ نے فرمایا بیٹھی رہو میں بیٹھی رہی رسول اللہؐ آئے میرے زانو پہ سر رکھکر سو گئے میں بوڑھے بال آپ کی ریش مبارک میں ڈھونڈھنے لگی انیس بال نظر آئے میں نے فکر کی کہ اب رسول اللہؐ دنیا سے انتقال فرما دینگے اور امت بے نبی ہو جائے گی اس خیال سے میرے آنسو بہنے لگے یہانتک کہ چند قطرے رسول اللہؐ کے روے مبارک پر گرے آپ چونک اٹھے میں نے کہا قربان جاؤں یا رسول اللہؐ کون حال مردے پر بہت سخت ہے آپ نے فرمایا سختی مردے پر اسوقت ہوتی ہے جب اسکو گھر سے نکالتے ہیں اور اسکے اقربا اسپر روتے ہیں اور زیادہ تر رنج اسکو اسوقت ہوتا ہے جب اسکو قبر میں تھکر مٹی ڈالتے ہیں اور دوست آشنا تنہا چھوڑکر چلے آتے ہیں اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اسوقت ہوتا ہے جب مردے شو انگشتری اُتارتا ہے سو اسوقت روح چلاتی ہے اس آواز سے کہ سوائے جن اور آدمی کے سب خلق سنتی ہے اور کہتی ہے کہ اے غسل دینے والے تجھے قسم ہے اللہ کی کہ میرے کپڑے ہولے ہولے اتار کیونکہ میں ابھی موت کے چنگل سے چھٹی ہوں اور جب پانی اسپر ڈالتے ہیں کہتی ہے اے غسل دینے والے بہت گرم پانی نہ ڈال نہ بہت ٹھنڈا ڈال کیونکہ میرا بدن جان نکلنے سے گھائل ہو گیا ہے اور جب نہلانے لگتے ہیں کہتی ہے اے غسل دینے والے میرا بدن زور سے نہ مل کیونکہ وہ زخمی ہو رہا ہے اور جب نہلا چکتے ہیں اور کفن پہنا کر پاؤں کی طرف سے انہیں گرہ دیتے ہیں تب کہتی ہے تجھے قسم خدا کی اے غسل دینے والے میرے سر کا کفن نہ باندھ تو میرے دوست آشنا بھائی بند سب میرا منہ دیکھ لیں کیونکہ یہ آخری دیدار ہے آج میں جدا ہوتا ہوں پھر تا قیامت انکے پاس نہ آؤنگا اور جب مردے کو گھر سے نکالتے ہیں روح کہتی ہے کہ اے میرے لوگو تمکو خدا کی قسم ہے جلدی نہ کرو سب مجھے گھر بار جورو لڑکوں سے رخصت ہو لینے دو اے میرے لوگو میں نے اپنی عورت کو بیوہ چھوڑا ہے تم اسے ایذا نہ دینا میں نے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہے تم انکو دق نہ کرنا میں اب گھر سے نکلتا ہوں اور کبھی نہیں آنے کا اور جب جنازہ اٹھاتے ہیں کہتی ہے اے میرے لوگو تم کو قسم خدا کی ہے شتابی نہ کرو اور مجھے اپنے لڑکے بالوں کی وخویش و اقربا کی آواز سن لینے دو کیونکہ آج میں جدا ہوتا ہوں اور تا قیامت جدا ہونگا اور جب جنازہ لیچلتے ہیں کہتی ہے اے میرے

دوستو اے میرے بھائیو اے میرے لڑکے بالو دنیا کے فریب میں آؤ جیسا کہ میں آگیا دنیا تمہیں عیش و عشرت میں
اُلجھا نہ رکھے جیسا کہ مجھے اُلجھا رکھا دیکھا جو مال و متاع میں نے جمع کیا سب وارثوں کے ہاتھ لگا اور اُنھوں نے رتی
بھر بھی میرا گناہ نہ اُٹھایا اور جب جنازے کی نماز پڑھکر بعضے دوست آشنا اُسکے پھرنے لگتے ہیں کہتی ہے کہ اے میرے
بھائیو مُردہ آخر بھول ہی جاتا ہے لیکن ابھی سے نہ بھولو اور دفن سے پیشتر نہ چلے جاؤ اے دوستو میں تم کو بُرا معلوم ہوتا
ہوں لیکن اس ساعت تو مجھ پر مہر رکھو میں نے بہت سا مال جمع کیا اور تم سبھوں کے واسطے چھوڑا سو مجھ کو خیرات کے
ثواب سے محروم نہ رکھو اور میں نے تم کو علم قرآن سکھایا مجھے دعا سے بے نصیب چھوڑو ابن قلابہ سے روایت کرتے ہیں
کہ اُنھوں نے فرمایا میں نے خواب میں ایک مقبرہ دیکھا کہ اُسکی سب قبریں شق ہوگئی ہیں اور مُردے نکل آئے ہیں اور بیٹھے
ہیں اور ہر ایک کے سامنے ایک ایک نور کا طبق دھرا ہے مگر ایک شخص کہ میرے پڑوسیوں میں تھا سو وہ اندھیرے میں
بیٹھا تھا اُسکے سامنے نور نہ تھا سو میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے پاس کس سبب سے نور نہیں کہا ان سب لوگوں کے
لڑکے بالے دوست و آشنا اُنکے لیے دعا کیا کرتے ہیں اور صدقے دیا کرتے ہیں اس سبب سے انکو نور ملتا ہے اور میرا
بیٹا فاسق ہے نہ میرے لیے دعا کیا کرتا ہے اور نہ صدقے دیتا ہے اس سبب سے میں اندھیرے میں رہتا ہوں اور ہمجنسوں
سے خجل ہوں ابن قلابہؒ فرماتے ہیں یہ دیکھ کر میں جاگا تب میں نے اُس شخص کے بیٹے کو بُلایا اور جو دیکھا تھا کہہ سُنایا
اُس نے کہا میں تمہارے سامنے فسق و فجور سے توبہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ ہمیشہ اپنے باپ کے واسطے
دعا کروں گا اور صدقہ دوں گا ابن قلابہ کہتے ہیں کہ پھر ایک مدت کے بعد میں نے اُسی مقبرے کو اُسی طرح خواب
میں دیکھا اور اُس شخص کے آگے ایسا نور دیکھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن تھا اور اُس نے مجھے دیکھ کر کہا
جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا اے ابن قلابہؒ تیرے سبب سے میں ظلمت و ندامت و عقوبت سے چھوٹا اور خبر میں ہے کہ
شہر اسکندریہ میں ملک الموت ایک شخص پر ظاہر ہوا اُسنے کہا تو کون ہے کہا میں ملک الموت ہوں وہ شخص
کانپنے لگا ملک الموت نے کہا کیوں کانپتا ہے کیا دوزخ سے ڈرتا ہے کہا ہاں ملک الموت نے کہا کہہ تو میں ایسا
کچھ لکھ دوں جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھ دیجیے ملک الموت نے ایک صحیفے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ لکھا اور کہا یہ بچاؤ ہے دوزخ سے مترجم کہتا ہے کہ موت سے انسان کو کچھ نقصان نہیں پہونچتا کیونکہ
روح کو فنا نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلْاَبَدِ یعنی تم ہمیشہ کے لیے پیدا کیے گئے ہو جس
طرح بعض عضووں کے کٹ جانے سے روح کو نقصان نہیں ہوتا ہے اسی طرح سے خیال کیا چاہیے کہ سب
اعضا کے بیکار ہونے سے بھی نقصان نہیں ہوتا پھر موت سے ڈرنا لاحاصل ہے ہاں بدکاموں سے پرہیز کرنا ضرور ہے کیونکہ

مرنیکے بعد انھیں کے سبب سے رنج ہوتا ہی اور سزا پہونچتی ہی و لیکن جو شخص عابد و متقی و ایماندار ہی اُسکو موت سے بہت فائدہ ہی کیونکہ اعمال شاقہ کے رنج و کشاکش سے رہائی پاتا ہی اور محنت کی اجرت اُسے ملتی ہی اور کہا ہی کہ مرنا پل ہی کہ دوست کو دوست تک پہونچاتا ہی سبع سنابل میں ہی کہ ایک ولی جانکنی کے وقت ہنستا تھا اور خوش تھا کسی نے کہا اے عجب مرنا اور ہنسنا کیا **نظم** ما بر در پردہ جب اُٹھلتے ہیں ؛ عاشق اسطرح جی سے جاتے ہیں ؛ اور مولوی روم قدس سرہ نے فرمایا ہی **مثنوی** آں جہاں از ہش رپیدا شدے ؛ کم کسے یک لحظہ اینجا بدے ؛ چوں قیامت روز عرض اکبر ست ؛ عرض او خواہد کہ بازیب و فر ست ؛ ہر کہ چوں ہندوے بد سودائی ست ؛ روز عرضش نوبت رسوائی ست ؛ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ؛ ترک ہندو شہرہ گردد زاں گروہ ؛ ہر چہ پنہاں باشد پیدا شود ؛ ہر کسے خائن بود رسوا شود ؛ سچ ہی جو خیانت کرے محاسبے سے ڈرے اور جسکا معاملہ ٹھیک تھا کیے اُسے حساب سے کیا باک سے ؛ دنیا میں کتنا چاہتے ہیں کہ ہزاروں برس جئیں يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ لیکن وہاں کہیں گے کہ کاش ہم جلد مرتے ؛ بہتیرے گناہوں سے بچتے **مثنوی** ہر کہ میرد خود تمنا باشدش ؛ کہ بدی زیں بیش امل مقصدش ؛ گر بود زیں تا بدی کمتر بدی ؛ در تقی تا خانہ زندہ آمدی ؛ ہیچ مردہ نیست پرحسرت زمرگ ؛ حسرتش آنست کہ کم بودہ برگ ؛ اور ایک مرنا یہ ہی کہ آپ کو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حقتعالی کو باقی اور یہانتک اس خیال میں ڈوب جاوے کہ سوائے حق کے اُسے کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہیں **مثنوی** ابر بارا شد عدو خصم جاں ؛ کرکند مہ را ز چشم من نہاں ؛ بود من ابر ست و پردہ ہست کثیف ؛ ز انعکاس لطف حق گردد ضعیف ؛ برکنم ز دو خودی این ابر را ؛ تا ببینم حسن مہ را ہم زماہ ؛ آزمودم مرگ من در زندگی ست ؛ چوں رہم زیں زندگی پایندگی ست ؛ از جمادی مردم و نامی شدم ؛ وز نما مردم بحیوانی زدم ؛ مردم از حیوانی و آدم شوم ؛ پس چہ ترسم کے ز مردن کم شوم ؛ حملہ دیگر بمیرم از بشر ؛ من برآرم از ملائک سر و بر ؛ از ملک ہم بایدم جستن ز جو ؛ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ؛ بار دیگر از ملک قربان شوم ؛ آنچہ در وہم نایدآں شوم ؛

پس عدم گردم عدم چوں ارغنوں ؛ گویدم إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

بارھواں باب ماتم اور نوحے کے بیان میں

خبر میں ہی کہ جو مصیبت میں کپڑے پھاڑتا ہی یا چھاتی پیٹتا ہی گویا نیزہ لیکر اپنے خدا سے لڑتا ہی اور رسول اللہ سے منقول ہی کہ فرمایا جو مصیبت میں دروازہ سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے پھاڑ ڈالے یا گھر اُجاڑ ڈالے یا درخت توڑ ڈالے تو جتنے اُسکے تن پر بال ہیں اُتنے ہی گھر دوزخ میں اُسکے واسطے بنائے جائیں گے اور گویا

وہ شریک پیغمبروں کے خون میں شریک ہوا اور اُسکا روزہ اور نماز قبول نہوگا جبتک وہ ماتم کا نشان باقی رہے گا
اور اُسکی گور تنگ کی جاوے گی اور حساب اُس سے کڑا لیا جائیگا اور جتنے فرشتے آسمان اور زمین میں ہیں سب اُس پر
لعنت بھیجیں گے اور ہزارہا گناہ اُسکے نام لکھے جائینگے اور قیامت میں قبر سے ننگا اُٹھے گا اور جو مصیبت میں
کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالے اُسکا دین پرزے پرزے کر دیگا اور جو منہ پر طمانچے ماریگا یا مُنہ نوچ ڈالیگا حق تعالی اپنے
وجہ کریم کے دیدار سے محروم کریگا اور حدیث میں ہے کہ لوگ جب مصیبت میں روتے پیٹتے چلاتے ہیں ملک الموت دروازے
پر آکر کہتا ہے کہ یہ چلانا کیسا ہے اسقدر غضب و غصہ تم کس پر کرتے ہو اگر مجھ پر خفا ہو تو بیجا ہے کہ میں تابعدار ہوں مالک کے
حکم سے آتا ہوں میں نے تمہاری عمر سے ایک ساعت بھی کم نہیں کی اور تمہارے رزق سے ایک دانہ بھی نہیں گھٹایا اور
میں کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالی کے قضا و حکم سے ناراض ہو تو کافر ہوئے اور قسم ہے خدائے عز و جل کی میں تمہارے
پاس پھر آئونگا اور پھر آونگا اور پھر آونگا تا قیامت فقیہ ابو اللیث نے کہا ہے نوحہ کرنا یعنی بین کی باتیں بنانا اور چلا چلا کر
رونا پیٹنا حرام ہے صرف آنسوؤں سے رونا منع نہیں ولیکن صبر افضل ہے قوله تعالى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ
بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی یہی بات کہ صبر کرنے والے اپنا اجر بیشمار پاوینگے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ نوحہ کرنیوالے
اور جو اُسکے آس پاس ہوا اور جو نوحہ سُنے سب پر خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہے اور جب علی بن حسین
بن علی نے انتقال فرمایا انکی بی بی سال بھر تک انکی قبر پر بیٹھی رہیں اور سال کے بعد جب خیمہ اکھاڑا آواز آئی کہ جسکے
لیے تم بیٹھی تھیں وہ ملا اور رسول اللہ سے منقول ہے کہ جب آپ کے بیٹے ابراہیم نے انتقال فرمایا آپ کی آنکھیں بھر
آئیں عبدالرحمن بن عوف نے کہا یا رسول اللہ کیا آپنے رونا منع نہیں کیا فرمایا میں نے دو بُری آوازوں سے منع
کیا ہے نوحے کی آواز اور راگ کی آواز سے اور منہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا ولیکن یہی آنسو رحمت ہیں کہ اللہ
تعالی رحیموں کے دل میں ڈالدیتا ہے پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہے اور آنکھیں بھر آتی ہیں تیری جدائی میں اے ابراہیم
مترجم کہتا ہے کہ مسلمانوں کو مصیبت میں چاہیے کہ صبر اختیار کریں اور گلے اور شکوے کی بات زبان سے نہ نکالیں کیونکہ
اسمیں بہت ہی گناہ سخت ہے بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہے اور ان رسموں پر ہندوستان کی عورتیں بہت ہی دلیر ہیں اُنکے
مردوں کو چاہیے کہ ان حرکتوں سے انھیں باز رکھیں بخاری و مسلم نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ نہیں ہے ہم سے
یعنی اسلام سے خارج ہے وہ جس نے پیٹا منہ اور پھاڑا گریبان اور پکارا یعنی نوحہ کیا کفر کی رسم پر اور عمران
بن حصین اور ابی بردہ سے منقول ہے کہ کہا ہم پیغمبر کے ساتھ ایک جنازہ پر وارد ہوئے کہ لوگوں نے بسبب

ماتم کے چادریں اتار کر پھینکدی تھیں فقط پیراہن پہنے چلے جاتے تھے سو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم کیا جاہلوں کی سی باتیں کرتے ہو تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ بد دعا دوں کہ تمہاری صورتیں بدجائیں یعنی ریچھ بندر بنجاؤ جب اُن لوگوں نے یہ سنا اپنی چادریں اٹھالیں اور پھر یہ حرکت نہ کی سو یہ حرکتیں کسی کی مصیبت میں نہیں درست اگرچہ نبی ولی کی مصیبت ہو ہاں بے اختیاری کے رونے پہ گرفت نہیں اگرچہ روتے روتے یعقوب علیہ السلام کی طرح آنکھیں سفید ہو جاویں کیونکہ جس بات میں کسی طرح آدمی کا بس نہیں چلتا اللہ تعالےٰ مواخذہ نہیں کرتا لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

تیرھواں باب صبر کے بیان میں

رسول اللہؐ سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے پہلے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا وہ یہ تھا کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ میرا بندہ اور رسول ہے وہ میری سب خلق سے بہتر ہے جو میرے حکم پر گردن جھکاوے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری نعمتوں پر شکر کرے میں اُسے صدیق لکھونگا اور صدیقوں کے ساتھ اُسے قیامت میں اٹھاؤنگا اور جو میرے حکم پر گردن نہ جھکاوے اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں پر شکر نہ کرے وہ میرے آسمان کے تلے سے نکلجاوے اور میرے سوا دوسرا خدا ڈھونڈھے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ صبر تین ہیں ایک طاعت اور عبادت پہ صبر کرنا یعنی عبادت پہ مداومت کرنا اور ریاضت سے اُکتا نہ جانا اور دوسرا گناہ پہ صبر کرنا یعنی اپنے عضووں کو گناہ سے باز رکھنا اور دل کو بُری خواہشوں سے روکنا تیسرا مصیبت پہ صبر کرنا جو کوئی طاعت پہ صبر کریگا حق تعالےٰ اُسکو قیامت کے دن سو درجے بہشت میں عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو گناہ پہ صبر کریگا حق تعالےٰ اُسکو نو سو درجے عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا عرش و تحت الثریٰ کے درمیان ہے اور جو مصیبت پہ صبر کریگا حق تعالیٰ اُسکو جنت کے ایکہزار نو سو درجے عطا کریگا

چودھواں باب روح نکلنے کے بیان میں

خبر میں ہے کہ جب نزع کے وقت بندے کی زبان بند ہو جاتی ہے چار فرشتے اُسکے پاس آتے ہیں پہلا کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ میں تیرے رزق پر موکل ہوں سو میں نے پورب پچھم سب ڈھونڈھ مارا کہیں تیرے رزق کا ایک دانہ نہ پایا اب تیری موت کا وقت آپہونچا اور دوسرا کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ میں تیرے پانی پر موکل ہوں سو پورب پچھم میں نے چھان مارا کہیں کوئی چیز تیرے پینے کی نہ پائی اب تیری موت کی ساعت آپہونچی

اور تیسرا کہتا ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ میں تیری سانسوں پر مؤکل ہوں سو میں نے سب پورب پچھم ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں تو ایک دم لے اور چوتھا کہتا ہی کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ میں تیرے دنتوں اور کاموں پر مؤکل ہوں سو پورب پچھم میں نے ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں تو کوئی کام کرے پھر کراماً کاتبین آتے ہیں اور کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ ہم تیرا مال لکھنے پر مؤکل ہیں اور ایک سیاہ کاغذ نکلتے ہیں اُسے دیکھکر اُسوقت بیمار کو عرق آجاتا ہی اور اُسکے پڑھنے کے خوف سے داہنے بائیں دیکھنے لگتا ہی پھر موت کا فرشتہ آتا ہی داہنے پر رحمت کے فرشتے اور بائیں پر عذاب کے فرشتے ساتھ لیے ہوے سو بعضوں کی جان سختی سے کھینچی جاتی ہی اور بعضوں کی نشاط و آسانی سے جب حلقوم پر پہونچتی ہی ملک الموت اُسے لے لیتا ہی اگر نیکبخت ہے تو رحمت کے فرشتوں کو حوالے کر دیتا ہی اور اگر بدبخت ہے تو عذاب کے فرشتوں کو پھر فرشتے روح کو اوپر لیکر جاتے ہیں اور نیکبخت ہے تو حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکے بدن کیطرف پھر لیجاؤ کہ اپنے بدن کا حال دیکھے فرشتے اُسے لے آتے ہیں اور گھر کے درمیان رکھ دیتے ہیں سو وہ سب حال دیکھتی ہی کہ فلانا روتا ہے اور فلانا نہیں لیکن بول نہیں سکتی پھر قبر تک جنازے کے پیچھے جاتی ہی پھر جب لاش کو دفنا چکتے ہیں اور سوال کا وقت آتا ہی تو بعضوں نے کہا ہی کہ روح کو جواب دینے کے واسطے بدن میں داخل کرتے ہیں جسطرح زندگی میں تھی اور بٹھلا کر سوال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہی سوال صرف روح سے ہی بدن سے نہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ فقط سینے تک روح داخل ہوتی ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ روح کو کفن اور بدن کے درمیان رکھتے ہیں غرضکہ سوال ضرور ہوتا ہی جسطرح سے ہو سوال کا اور عذاب قبر کا ایمان ضرور لانا چاہیے اسکی کیفیت دریافت کرنے میں مشغول نہوے حق تعالیٰ سب چیزوں پر قادر ہی فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ جو کوئی عذاب قبر سے نجات چاہے اُسے چاہیے کہ چار چیزیں ہمیشہ کرتا رہے اور چار چیزوں سے باز رہے کرنے کی چار چیزیں یہ ہیں نماز کی محافظت کرنا کہ ترک نہ ہونے پاوے اور صدقہ دینا اور قرآن پڑھنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان چیزوں سے قبر روشن ہوتی ہی اور کشادہ کر دیجاتی ہی اور باز رہنے کی چار چیزیں یہ ہیں جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور خیانت اور دنیا بازی چھوڑ دے اور لترا پن چھوڑ دے اور پیشاب سے پاک صاف رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی پیشاب سے پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اس سے ہی بعد ازاں منکر نکیر دیکھ کر اپنے چنگلوں سے زمین چیرتے ہوے آتے ہیں اور اُسکو بٹھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کون تیرا رب ہے اور پیغمبر اور کیا دین ہی سو اگر نیکبخت ہوا تو کہتا ہی رب میرا اللہ تعالیٰ ہی اور نبی میرے محمد مصطفےٰ اور دین میرا اسلام تب کہتے ہیں سو جس طرح دولھا سوتا ہی اور ایک کھڑکی سی کھول دیتے ہیں جس سے وہ اپنا مقام بہشت میں دیکھ لیتا ہے

پھر دونوں فرشتے روح سمیت اوپر جاتے ہیں اور روح کو قندیلوں میں رکھتے ہیں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں اور
ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالے فرماتا ہے جس بندے پر رحمت و
مغفرت کیا چاہتا ہوں اسکو بدن کی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں یا مفلسی میں یا غم میں پھر اسپر بھی گناہ باقی رہگئے
تو نزع کے وقت اسپر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ پاک و صاف مجھ سے ملاقات کرتا ہے اور جسے میں چاہتا
ہوں کہ نہ بخشدوں اُسے بہت ہی شادمانی وکامرانی عنایت کرتا ہوں اور بہت سی روزی دیتا ہوں یہانتک
کہ جتنی اُس نے نیکیاں کی ہوں اُن سب کے عوض اسکو نعمت پہونچ جاوے پھر اگر اسپر بھی کوئی نیکی باقی رہگئی
تو موت اُسکو آسان کردیتا ہوں پس آتا ہے وہ میرے پاس تہیدست نیکیوں سے اور سودہ رضی اللہ عنہا نے
عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جس مومن کے ایک کانٹا گڑتا ہے اسکے عوض اللہ تعالےٰ اُسکو ایک نیکی دیتا ہے اور ایک گناہ
اُسکا مٹا دیتا ہے اور کہا ہے کہ جس بدن کو بیماری نہ پہونچے اُسمیں خیر نہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ مومن جب
مرنے لگتا ہے آسمان سے فرشتے اُترتے ہیں سفید رو جنکے چہرے آفتاب کے ہوتے ہیں اور بہشت سے
کفن اور خوشبو لیے آتے ہیں اور پھر ملک الموت اُسکے سرہانے آکر کہتا ہے نکل اے نفس مطمئنہ اور خدا کی
رحمت اور مغفرت کی طرف چل سو روح نکل آتی ہے اور وہ اُسے آسمان کی طرف لیجاتے ہیں اور ساتوں آسمانوں
کے دروازے کھلجاتے ہیں اور سب اُسکو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارتے ہیں پھر اُسکا نام علیین میں لکھا جاتا ہے
اور حکم ہوتا ہے کہ اسے زمین کیطرف لیجاؤ کہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى
پھر اُسکی روح کو بدن میں داخل کرتے ہیں اور منکر نکیر اُس سے سوال کرتے ہیں اور جواب باصواب پاتے ہیں تب آواز آتی
ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اُسکے واسطے بہشتی فرش بچھاؤ اور اُسے بہشتی لباس پہناؤ اور بہشت کا دروازہ کھولدو
تا ہوا اور خوشبو اُسے پہونچے اور جہانتک اُسکی نظر پہونچے قبر کشادہ کردو جب فرشتے یہ سب کام کرچکتے ہیں ایک شخص
خوشبوؤں میں معطر بہت ہی اچھے ستھرے کپڑے پہنے بشارت دیتا ہوا اُسکے پاس آتا ہے وہ کہتا ہے تو کون ہے خدا
تجھپر رحمت کرے میں نے تجھ سا حسین کوئی شخص دنیا میں نہیں دیکھا وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں اور جب کافر
مرنے لگتا ہے آسمان سے فرشتے عذاب کے کپڑے لیے ہوئے اترتے ہیں اور اُسکو پہناتے ہیں اور ملک الموت اُسکے سرہانے
آکر سختی سے اُسکی روح نکالتا ہے پھر جب وہ نکل چکتی ہے تب سوائے جن و آدمی کے جتنی خلقت آسمان و زمین میں ہے
سب اُسپر لعنت کرتی ہے پھر اسے لیکر آسمان پر چڑھتے ہیں اُس سے آواز آتی ہے کہ لے اسکی خوابگاہ کیطرف لیجاؤ تب

اُسے زمین پر مارے آتے ہیں بعد از اں منکر نکیر بھیانک صورت میں بادل کیطرح کڑکتے ہوئے بجلی کی سی آنکھیں دکھاتے ہوئے زمین کو پھاڑتے ہوئے اُسپر ظاہر ہوتے ہیں اور اُسے بٹھلا کر پوچھتے ہیں کہ رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا تب فرشتے اُسکو ایسے بھاری چپٹے سے مارتے ہیں جسے تمام خلق اگر جمع ہو تو اُٹھا نہ سکے سو ہڈیاں پسلیاں اُسکی ادھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں پھر ایک شخص گندہ بدصورت اُسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے جزاک اللہ تعالیٰ شراً تو خدا تعالیٰ کی طاعت میں سست تھا اور گناہ کرنے میں چالاک و چست وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے کہ میں نے دنیا میں تجھ سا بدشکل کوئی نہیں دیکھا وہ کہتا ہے کہ میں تیرا بدعمل ہوں پھر دوزخ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں دیکھ لیتا ہے تا روز قیامت اسی حال میں رہتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو انتقال کرے اللہ تعالیٰ اُسے قبر کے فتنے سے امین رکھے اور ابو امامہ باہلی سے منقول ہے کہ جب مردہ قبر میں دھرا جاتا ہے فرشتہ آکر اُسکے سرہانے بیٹھتا ہے اور ایسا گرز مارتا ہے کہ اُسکے تمام عضو چور چور ہو جاتے ہیں اور قبر میں آگ بھڑکائی جاتی ہے پھر کہتا ہے اُٹھ خدا تعالیٰ کے حکم سے تب وہ اُٹھ بیٹھتا ہے اور اس شور سے چلاتا ہے کہ سوائے جن و انس کے تمام خلق سنتی ہے پھر کہتا ہے کہ تو مجھے کیوں ستاتا ہے اور کس واسطے عذاب دیتا ہے میں تو نماز پڑھتا تھا اور زکوٰۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا فرشتہ کہتا ہے میں اسواسطے عذاب دیتا ہوں کہ ایک دن تو ایک مظلوم کے پاس گیا تھا اور وہ تجھ سے فریاد کرتا تھا اور تو نے باوجود قدرت کے اُسکی فریاد رسی نہ کی اور فلانے دن تو نے نماز پڑھی تھی لیکن پیشاب سے پاک نہ تھا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی مظلوم کو دیکھے اور اُسکی فریاد نہ سنے قبر میں اُس کو سو کوڑے آتش کے مارے جاویں گے اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار گروہ کو حق تعالیٰ نور کے منبروں پہ بٹھلاوے گا اور رحمت میں داخل کرائیگا لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا کہ جو بھوکوں کو کھلاویں اور جہاد کرنے والوں کی خبر گیری کریں اور ناتوانوں کی مدد کریں اور مظلوموں کی فریاد سنیں اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر میں دھرا جاتا ہے اور مٹی اُسپر ڈالی جاتی ہے اور اُسکے لوگ کہتے ہیں اے میرے سردار اے میرے شریف تب فرشتہ کہتا ہے اُسے تو سنتا ہے یہ کیا کہتے ہیں تو شریف تھا وہ کہتا ہے میں تو بندہ ہوں لیکن یہ مجھے شریف کہتے ہیں میں کیا کروں اے میرے لوگو میں شریف نہ تھا جب پھر اُسپر عذاب ہونے لگتا ہے تو چلاتا ہے اور کہتا ہے وَاکُسُوَ عَظْمَاہُ وَامَوْضَعَہُ نَدَامَتَاہُ وَاعَقْبَتَ سَوْءَ لَاہُ

یعنی ہائے افسوس دیکھی کیسی ہڈیاں ٹوٹتی ہیں ہائے افسوس دیکھی کیسی ندامت کی جگہ ہے ہائے افسوس دیکھیا ...
سوال ہے اور خبر میں ہے کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کے مہینے سے رات بھر خدا کی یاد میں جاگے تو
حق تعالےٰ جل شانہ فرماتا ہے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں اے فرشتو یاد رکھو اسے بخشدیا میں

پندرھواں باب اُس فرشتے کے ذکر میں جو منکر نکیر سے پیشتر قبر میں آتا ہے

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن سلام منکر نکیر سے پیشتر مُردے کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے کہ اُسکا مُنہ سورج سا چمکتا ہے نام اُسکا رومان ہے وہ مُردے کو بٹھلاتا ہے اور کہتا ہے لکھ جو کچھ تو نے بھلا بُرا کیا ہے وہ کہتا ہے میں کس طرح لکھوں میرے پاس قلم سیاہی کاغذ کہاں ہے فرشتہ کہتا ہے اپنے تھوک کی سیاہی بنا اور اُنگلی کا قلم اور کفن کے ٹکڑے کا کاغذ تب وہ اپنی سب نیکیاں لکھتا ہے اور جب گناہوں پر پہونچتا ہے شرماتا ہے فرشتہ کہتا ہے جب دنیا میں گناہ کیا تھا تب حقتعالیٰ سے نہ شرمائے تھے اب شرماتے ہو بعد ازاں گرز اُٹھا کر مارتا ہے تب بندہ ناچار ہو کر گناہوں کو بھی لکھتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اسکو لپیٹ کر اپنے ناخن سے مہر کرو تب وہ لپیٹ کر ناخن سے مہر کرتا ہے پس فرشتہ اُس کو اُسکی گردن میں لٹکا جاتا ہے اور تا قیامت وہ لٹکا رہتا ہے قولہ تعالیٰ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ بعد ازاں منکر نکیر آتے ہیں اور اسی طرح قیامت میں جب حکم ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ تب بندہ سب نیکیاں پڑھ جائے گا اور گناہوں کے پڑھنے میں رُکے گا حقتعالےٰ فرمادیگا کیوں نہیں پڑھتا کہیگا یارب مجھے تجھ سے شرم آتی ہے حقتعالےٰ فرمادیگا دنیا میں نہ شرمایا اب شرماتا ہے تب بندہ پشیمان ہوگا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشے گی پھر حکم ہوگا خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۔

سولھواں باب منکر نکیر کے ذکر میں

حدیث میں آیا ہے کہ جب مردہ قبر میں دھرا جاتا ہے اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ آتے ہیں جنکی آنکھیں نیلی ہیں اور کڑک بادل کی سی ہے سو وہ زمین چیرتے ہوئے اُسکے سر کی طرف سے آتے ہیں نماز کہتی ہے کہ اس طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ اسی دن کے ڈر سے راتوں کو سجدے کرتا تھا تب داہنی طرف سے آتے ہیں صدقہ کہتا ہے ادھر سے نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کے خوف سے صدقہ دیا کرتا تھا تب بائیں طرف سے آتے ہیں روزہ کہتا ہے ادھر سے نہ آؤ کہ یہ اسی دن کی دہشت کھا کر بھوک پیاس سے دل کو پژمردہ کیا کرتا تھا تب پاؤں کی طرف سے آتے ہیں جمعہ کہتا ہے ادھر سے نہ آؤ کہ اس جگہ کے خطرے سے پیادہ نماز کو جاتا تھا تب وہ

جگاتے ہیں اور کہتے ہیں تو محمدؐ کو کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ پس آرام سے اُسے
سُلا کر چلے جاتے ہیں اور منکر نکیر کے سوال میں یہ حکمت ہے کہ آدمؑ کی پیدائش کے وقت فرشتوں نے طعن سے
کہا تھا کہ یارب کیا تو زمین میں ایسا شخص پیدا کرتا ہے جو اُسمیں فساد و خونریزی کرے اور حقتعالےٰ نے فرمایا تھا
اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جو میں جانتا ہوں سو تم نہیں جانتے پس حقتعالےٰ منکر و نکیر کو بھیجتا ہے تا
مسلمان سے کلمہ اور ایمان کی باتیں سُنکر فرشتوں کے سامنے گواہی دیں اور گواہ دو سے کم نہیں ہوتے
اور جب منکر و نکیر فرشتوں کے سامنے اُسکے ایمان پر گواہی دے چکتے ہیں حق تعالےٰ فرماتا ہے اے میرے
فرشتو میں نے اُسکی جان لے لی اور اُسکا مال و متاع غیروں کے نصیب کیا اور اُسکی جورو غیر کی گود میں
سوئی اور اُسکے لونڈی غلام غیر کے بس میں پڑے پھر اُس سے زمین کے اندر جب سوال ہوا تب اُس نے
میرا ہی دم بھرا اور میرا ہی کلمہ پڑھا تاکہ تم جانو کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے تمہیں نہیں معلوم مترجم کہتا ہے کہ
شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ سوال کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کا جمال مبارک میت کو دکھلاتے ہیں

سترھواں باب کراماً کاتبین کے بیان میں

حدیث میں آیا ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے پر سو وہ بے گواہی نیکیاں لکھتا ہے اور
دوسرا بائیں پر سو وہ گناہ لکھتا ہے لیکن جب دوسرے کو گواہ بنا لیتا ہے اور داہنے بائیں یہ اُسوقت ہوتے
ہیں جب آدمی بیٹھا ہوتا ہے اور جب چلتا ہے تو اُسکے آگے پیچھے ہو لیتے ہیں اور جب سوتا ہے سرہانے
پائنتی ہوتے ہیں اور ایک روایت یہ ہے کہ پانچ فرشتے ہیں دو رات کے دو دن کے ایک کسی وقت نہیں ٹلتا
قولہ تعالیٰ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ اَمْرِ اللهِ سو معقبات سے رات دن
کے فرشتے مراد ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کے پہرے والے فرشتے ہیں آدمی کے آگے اور پیچھے کہ اُسکو محفوظ رکھتے ہیں
جن و انس و شیاطین وغیرہ سے بحکم حقتعالےٰ اور رسول اللہؐ سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ کا فرشتہ نیکی کو لکھ لیتا ہے
جب آدمی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور جب آدمی گناہ کرتا ہے اور بائیں کا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہے داہنے
ہاتھ کا فرشتہ اُس سے کہتا ہے ٹھہر جا وہ سات ساعتیں ٹھہر جاتا ہے پھر اس عرصہ میں اگر اس نے توبہ استغفار
کیا تو نہیں لکھتا ہے اور اگر نہ کیا تو ایک گناہ لکھ لیتا ہے پھر جب بندہ مر جاتا ہے اور قبر میں رکھا جاتا ہے دونوں فرشتے
کہتے ہیں یارب تو نے ہم کو اپنے بندے پر عمل لکھنے کے واسطے تعین کیا تھا سو وہ مر گیا اب ہمیں حکم دے

تو آسمان پر چڑھ جاویں حقتعالے فرماتا ہی کہ آسمان فرشتوں سے بھرا ہی سب میری تسبیح کرتے ہیں
سو تم میرے بندے کی قبر پر تسبیح و تہلیل کہو اور میرے بندے کے واسطے لکھتے رہو جب تک میں اُسے
قبر سے اُٹھاؤں اور کراماً کاتبین اُنکا اسواسطے نام ہی کہ جب وہ نیکی لکھتے ہیں آسمان پر لے جاتے
ہیں اور حق تعالے سے ظاہر کرتے ہیں اور اس نیکی پر گواہی دیتے ہیں اور جب گناہ لکھتے ہیں تو غمگین
و محزون ہوکر اُسے آسمان پر لے جاتے ہیں حقتعالے فرماتا ہی کہ اے کراماً کاتبین میرے بندے نے کیا
کیا وہ چپ رہ جاتے ہیں یہاں تک کہ حقتعالے دوسری تیسری مرتبہ پوچھتا ہی کہتے ہیں الٰہی تو ستار خطا پوش ہی
تو نے اپنے بندوں کو حکم کیا ہی ایک دوسرےکا عیب چھپاوے اور ہر روز تیری کتاب پڑھتے ہیں اور
اور ہماری تعریف کرتے ہیں اور ہمیں کرام کہتے ہیں وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ سو اُن کا
عیب چھپا ڈال کہ تو علام الغیوب ہے مترجم کہتا ہی کہ بیشتر حدیثوں میں آیا ہی کہ فرشتے مومن کے واسطے
استغفار کرتے ہیں اور وجہ اسکی میرے نزدیک یہ ہی کہ ایمان و اعتقاد لانے کو ایک ثمرہ ہی معنوی سو جو
کوئی جسکا معتقد ہوتا ہی اُس سے اسکو فیض پہونچتا ہی لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہو نہ باطل و خلاف واقع
پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیا سے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے ذراسے کام میں بہت سا
ثواب پاتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ اور اسی سبب سے یہ پچھلے اگلوں سے آگے ہوگئے ہیں
کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور اسیطرح سب فرشتوں کا ایمان رکھتے ہیں سو اُن سے طرح
طرح کے فیض پہونچا کرتے ہیں وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

اٹھارھواں باب اس ذکر میں کہ روح گھر میں اور قبر پر آتی ہے

حدیث میں ہی کہ جب مرنے سے تین دن گذر جاتے ہیں روح کہتی ہے یا رب مجھے حکم دے کہ میں جاؤں
اور اپنے بدن کو دیکھوں حکم ہوتا ہی کہ اچھا جا تب وہ قبر کے پاس آتی ہی اور دیکھتی ہی کہ نتھنوں سے اور منھ
سے پانی بہا ہی یہ دیکھ کر بہت روتی ہی اور کہتی ہی اے میرے مسکین بدن اے میرے محبوب تجھے اس وحشت
وبلا کے گھر میں اس غم و درد کے گھر میں اس رنج و ندامت کے گھر میں اپنی زندگی کے دن یاد ہیں بعد ازاں
چلی جاتی ہی پھر اسیطرح پانچویں دن اذن لیکر آتی ہی اور دور سے دیکھتی ہی کہ نتھنوں سے اور منھ سے
اور کانوں سے ریم و خون بہا ہی یہ دیکھ کر بہت روتی ہی اور کہتی ہی اے میرے مسکین بدن اس غم
رنج و محنت کے گھر میں اس کیڑوں اور بچھوؤں کے گھر میں تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہیں کیڑے کاٹتے

تیرا گوشت کھا گئے تیرے اعضا شق ہو گئے تیرا چمڑا پھٹ گیا بعد ازاں چلی جاتی ہی پھر اسیطرح ساتویں
دن حکم لیکر آتی ہی اور دور سے دکھیتی ہی کہ بدن میں کیڑے پڑ گئے ہیں سو دہاڑیں مار کر روتی ہی اور کہتی
ہے تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہیں تجھے اپنے لڑکے بالے خویش و قریب یاد ہیں تجھے اپنی زمین جگہ یاد ہی
کہاں ہیں تیرے بھائی بند کہاں ہیں تیرے دوست آشنا کہاں ہیں تیرے ہمسائے اور ہمنشین ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب مومن مرجاتا ہی اسکی روح اپنے گھر کے آس پاس مہینہ بھر تک پھرا کرتی
ہی اور دکھیتی ہی کہ اسکا مال کس طرح بانٹتے ہیں اور اسکا قرض کس طرح ادا کرتے ہیں پھر بعد مہینے کے قبر کے گرد سال
بھر پھرتی ہی اور دکھیتی ہی کہ اسکے لیے کون دعا مانگتا ہی اور کون غمگین ہوتا ہی پھر جب سال پورا ہو جاتا ہی
تب اسکو جہاں سب روحیں جمع رہتی ہیں لیجاتے ہیں اور نفخ صور تک وہیں رہتی ہی اور وہ جو قرآن مجید میں
ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ سو کہتے ہیں کہ روح اس جگہ معنی رحمت کے ہی چنانچہ ایک قراٴت میں
رَوح آیا ہی بفتح را اور بعضے کہتے ہیں کہ روح بڑے ایک فرشتے کا نام ہی کہ شب قدر میں مومنوں کے
احترام کے واسطے اترتا ہی اور کہا ہی کہ روح تمام بدن میں ہی اور موت بھی تمام بدن میں سرایت کرتی ہی
قولہ تعالیٰ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور روح و رواں دونوں ایک ہیں لیکن
روح جب گئی تو پھر بدن میں نہیں آتی اور پھر بدن میں حس و حرکت نہیں رہتی اور رواں جاتا ہی اور پھر
آتا ہی اور اسکے جانے پر بھی بدن میں حرکت رہتی ہی اور روح کی جگہ بدن میں معین نہیں اور رواں کی جگہ
دونوں ابرؤں کے بیچ میں ہی اور روح جب جاتی ہی تو بیشک بندہ مرجاتا ہی اور رواں جب جاتا ہے
تب وہ سو جاتا ہی اور روح زیست بھر بدن سے الگ نہیں ہوتی اور حرکت نہیں کرتی جسطرح پانی لاکر برتن میں
بھر دیں اور گھر میں دھر دیں اور سورج کی چمک اسپر پڑے تو عکس اسکا چھت پر ہلتا ہوا نظر آئے لیکن سورج اپنی
اپنی جگہ سے نہ ہلے اسیطرح روح بدن میں ہوتی ہی اور شعاع اسکا عرش تک پہونچتا ہی سو وہی رواں ہی اور
وہاں جو کچھ دکھیتا ہی اسے خواب ملکوتی کہتے ہیں اور روح بعد وفات کے کہاں رہتی ہی تو بعضوں نے کہا
صور میں رہتی ہی کیونکہ جتنے جاندار پیدا ہوئے ہیں اور قیامت تک پیدا ہونگے اتنے ہی سوراخ صور میں
ہیں سو روح اگر نعمت کے قابل ہی تو وہاں ہی اور عذاب کے قابل ہی تو وہاں ہی اور کہتے ہیں کہ مومنوں کی
روح علیین میں سبز پرندوں کے حوصلوں میں ہی اور کافروں کی روح دوزخ میں سیاہ پرندوں کے
حوصلوں میں اور کہتے ہیں کہ مومنوں کی روح جب قبض کی جاتی ہی رحمت کے فرشتے اسے باعزاز تمام

سلہ یعنی برزخ ۱۲
سلہ یعنی جو انکو جلاویگا جسنے بنایا انکو پہلی بار ۱۲

چوتھے آسمان تک لے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اسکو علیین میں رکھو اور زمین میں پھر لیجاؤ
تب روح کو اُسکے بدن کی طرف پھر لاتے ہیں اور بہشت کا دروازہ کھولدیتے ہیں کہ وہ اپنے مقام کو وہیں
سے دیکھتی ہے تا قیامت اور کافروں کی روح کو عذاب کے فرشتے پہلے آسمان کیطرف لے جاتے ہیں سو اُسکے
دروازے موند لیے جاتے ہیں اور حکم ہوتا ہے کہ اسکو اسکی جگہ میں لے جاؤ تب اُسے لے آتے ہیں اور اُسکی قبر
تنگ کردیتے ہیں اور دوزخ کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ وہ اپنا ٹھکانا وہیں سے دیکھتی ہے تا قیامت اور اسی
معنی پر حدیث میں آیا ہے کہ مُردے جوتیوں کی تھپک سنتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے اور بعضے عالموں نے
فرمایا ہے کہ شہیدوں کی روحیں فردوس میں سبز پرندوں کے حوصلوں میں ہیں جہاں چاہتی ہیں اُڑا کرتی ہیں
پھر بسیرا لیتی ہیں قندیلوں میں جو عرش کے نیچے معلق ہیں اور مسلمانوں کے لڑکوں کی روحیں بہشتی گنجشکوں کے
حوصلوں میں ہیں اور مشرکوں کے لڑکوں کی روحیں بہشت کے چاروں طرف پھرا کرتی ہیں قیامت تک انکو کہیں جگہ
رہنے کی نہیں ملتی آخرت میں وہ مومنوں کے خادم بنائے جائینگے اور جن مسلمانوں کے ذمے کسی کا قرض یا دعویٰ
یا حق ہے اُنکی روحیں ہوا میں معلق ہیں نہ انکو بہشت میں لے جاتے ہیں نہ آسمان پر جبتک اُنکا قرض و مظلمہ نہ چکا دیا
جائے اور فاسق مسلمانوں کی روحیں قبر میں بدن سمیت عذاب پاتی ہیں اور کافروں اور منافقوں کی روحیں سجین
میں جہنم کی آتش میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ روح ایک جسم لطیف ہے کہ مخلوق ہے اور اسی سبب سے حق تعالیٰ کو
ذی روح نہیں کہتے کیونکہ محال ہے کہ حق تعالیٰ محل اجسام کا ہو اور یہودیوں نے رسول اللہ سے روح کا حال
اور اصحاب کہف و رقیم کا حال اور ذوالقرنین کا حال پوچھا سو اُنکی شان میں سورۂ کہف اُتری اور روح کے
مقدمے میں یہ آیت اُتری وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ یعنی کہہ کہ روح
میری خدا کے حکم سے ہے اور مجھے اسکا علم نہیں اور بعضوں نے کہا ہے آیت کے یہ معنی ہیں کہ روح میرے
رب کی تکوین سے ہے کہ اُس نے کُن کے کلمے سے اُسے ہست کیا ہے اور امر دو طرح کا ہے ایک امر الزام جیسے
عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر تکوین جیسے قول اُسکا اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ اور وہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ سو روح امین
جبرئیل علیہ السلام ہے اور وہ جو خدا نے فرمایا ہے يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا سو روح
سے وہاں بھی جبرئیل علیہ السلام مقصود ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام
ہے جو اکیلا ایک صف میں کھڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف میں اور وہ جو حضرت آدم

علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي سو یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سے ہے جیسے ناقۃ اللہ و بیت اللہ اور روح جو عیسے علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا سو اسواسطے فرمایا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام جبرئیل کی پھونک سے پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ روح اس جگہ بمعنی رحمت کے ہے واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہے کہ روح کا حال مفصل اسواسطے نہ بیان کیا گیا کہ ہر شخص کی فہم اور عقل میں نہ آسکتا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اُمِرْنَا اَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُولِهِمْ یعنی ہم کو حکم ہے کہ آدمیوں سے اُنکی عقل کے موافق کلام کریں اور جو شخص عقل صافی و فہم وافی رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ تصوف کی کتابیں دیکھے خصوص امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفیں کیونکہ انھوں نے بعضے رسالوں میں روح کا حال بتصریح تام و تشریح تمام لکھا ہے اگرچہ اس رسالہ میں اختصار کر گئے ہیں

انیسواں باب صور کے ذکر میں اور بعث و حشر کے

جاننا چاہیے کہ اسرافیل کے چار بازو ہیں ایک پورب میں ایک پچھم میں ایک کو بچھاتا ہے ایک سے سر ڈھانکتا ہے اور عرش کے پائے اپنے کاندھے پر اُٹھاتا ہے اور حق تعالے کے خوف سے چھوٹا ہو جاتا ہے کنجشک کے برابر اور کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہیں جتنا اسرافیل ہیں اُسکے اور عرش کے درمیان سات پردے ہیں کہ ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور جبرئیل اور اسرافیل کے درمیان ستر حجاب ہیں اور حق تعالے نے لوح محفوظ کو سفید براق موتی سے پیدا کیا ہے طول اُسکا اتنا ہے جیسے آسمان اور ساتوں زمین کا درمیان اور عرش سے معلق ہے اور جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا سب اُسمیں لکھا ہے اور اسرافیل علیہ السلام اپنی داہنی ران پر صور رکھے ہوئے اور صور کا مُنھ اپنے مُنھ سے لگائے ہوئے اس انتظار میں ہے کہ جو ہیں پھونکنے کا حکم ہو تو پھونک دے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اُس کی قسم جس کے ید قدرت میں میری جان ہے کہ جس دن نرسنگا پھونکا جاوے گا قیامت آجائے گی حالانکہ آدمی کے مُنھ میں لقمہ پڑا ہوگا نگل نہ سکے گا اور کپڑا پہنتا ہوگا سو پہن نہ سکے گا اور پانی مُنھ سے لگائے ہوگا سو پی نہ سکے گا اور صور تین بار پھونکا جائے گا ایک کو نفخۂ فزع کہتے ہیں ایک کو نفخۂ صعق کہتے ہیں ایک کو نفخۂ بعث سو جب دنیا کی مدت گذر جاوےگی ملک الموت ساتویں زمین تک ہاتھ پھیلا کر سب آسمانوں اور زمینوں کی روح نکال لیگا اُسوقت

کوئی زمین پر باقی نہ رہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمان پر مگر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام
اور انھیں کو حق تعالے نے آیت میں مستثنے کیا ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰہُ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صور کی چار شاخیں
ہیں ایک پچھم میں ایک پورب میں ایک ساتویں زمین کے نیچے ایک ساتویں آسمان پر اور جتنی تمام
عالم کی روحیں ہیں اتنے ہی صور میں دروازے ہیں اور اُسکے ایک طبقے میں جنوں کی روحیں ہیں اور
ایک میں آدمیوں کی اور ایک میں پریوں کی اور ایک میں جانوروں کی

بیسواں باب نفخۂ فزع کے بیان میں

جب نفخۂ فزع ہوگا آسمان و زمین کی تمام خلقت میں ہول پڑجائے گا اور پہاڑ اُڑنے لگیں گے اور آسمان
پھٹنے لگیں گے اور زمین کانپنے لگے گی جیسے پانی پر ناؤ ڈگمگاتی ہے اور حاملہ عورتوں کے حمل گرجائیں گے
اور لڑکے خوف سے بڈھے ہوجائیں گے اور شیاطین بھاگتے پھریں گے اور ستارے ٹوٹنے لگیں گے
اور چاند سورج ٹھنڈے ہوجائیں گے قولہ تعالیٰ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ بس چالیس برس
ایسا ہی رہے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے یہ آیت پڑھی کہ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ پھر فرمایا
آیا جانتے ہو کہ یہ کون دن ہے صحابہ بولے خدا و رسول جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب حق جل و علا
آدم سے فرما دیگا کہ بھیج اپنی اولاد کو دوزخ کی طرف آدم کہیں گے یا رب کتنے بھیجوں حکم ہوگا کہ ہر
ہزار سے نوسو ننانوے دوزخ میں اور ایک بہشت میں جب رسول اللہ نے فرمایا سب لوگ رونے لگے
اور نہایت غمگین ہوئے حضرت نے فرمایا مجھے امید ہے کہ بہشت میں تین حصے اور لوگ ہونگے اور ایک حصہ
تم پھر فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ دو حصے تم ہوگے اور ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہوگئے پھر
فرمایا کہ خوش ہو کیونکہ تم تمام اُمتوں پر اسطرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بکری اور تم ایک جزو ہو
ہزار جزو سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالے کی سو رحمتیں ہیں انھیں سے
ایک دنیا میں بھیجی گئی ہے جس کے اثر سے جن و انس وحش و طیر آپس میں مہربانیاں کرتے ہیں اور ننانوے
رحمتیں قیامت کے دن اپنے بندوں پر کریگا مترجم کہتا ہے یہ حدیث مشکوٰۃ میں بھی ہے پھر حق تعالے اسرافیل
علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دیگا وہ پھونکے گا اور کہیگا اے روحو حق تعالیٰ کا حکم ہے کہ بدنوں سے نکلو

تب آسمان و زمین کے تمام لوگ بیہوش ہو جائینگے اور دفعۃً سب کے سب مرجائینگے مگر جسے خدا تعالےٰ چاہیگا
سو نہ مریگا یعنی شہیدوں کی روحیں کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور حدیث میں ہو کہ حقتعالےٰ نے شہیدوں کو
پانچ بزرگیاں دی ہیں جو کسی کو نہیں دیں ایک یہ کہ سب نبیوں کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں اور
شہیدوں کی روح کو حقتعالےٰ آپ قبض کرتا ہو دوسرے یہ کہ سب انبیا بعد موت کے نہلائے جاتے ہیں اور شہید
نہیں نہلائے جاتے تیسرے یہ کہ سب نبیوں کو کفن دیا جاتا ہو اور مجھ کو بھی دیا جاویگا پر شہیدوں کو نہیں دیا
جاتا چوتھے یہ کہ انبیا کو مُردہ کہتے ہیں اور میں ایسا ہی ہوں کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور شہدا زندہ ہیں
کہ احیا کہلاتے ہیں پانچویں یہ کہ سب نبی قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور میں بھی اُسی دن شفاعت کرونگا اور
شہید ہر روز شفاعت کرتے ہیں تا قیامت اور کہتے ہیں کہ بارہ شخص باقی رہجائینگے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل
و عزرائیل اور آٹھ عرش کے اُٹھانے والے اور دنیا رہجائے گی اکیلی بے آدمی بے پری بے شیطان بے وحوش
تب حقتعالےٰ فرماویگا اے ملک الموت جتنے اولین و آخرین ہیں اتنے ہی تیرے ساتھی اور مددگار میں نے
پیدا کیے اور تجھے آسمانوں اور زمینوں کی قوت بخشی آج میں تجھے رنگ رنگ کے غضب کا لباس پہناتا ہوں
سو تو میرا غضب لیکر اُتر اور شیطان کو مزہ موت کا چکھا اور جتنی سختی اگلوں پچھلوں آدمیوں پر نیوں پر ہوئی
ہو اُسکی دوگنی چوگنی اُس اکیلے پر کر اور زبانیہ دوزخ کے پیادے ستر ہزار آتشی زنجیریں لیکر تیرے
ساتھ ہونگے یہ سُنکر ملک الموت ایسی بھیانک صورت میں جسکے دیکھنے سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین
کے لوگ مرجائیں نمود ہوکر شیطان کو للکاریں گے اُنکی آواز کی شدت و ہول سے شیطان بیہوش ہو جائیگا
اور خرخرے کی آواز اس زور و شور پر اُسکے گلے سے بلند ہو گی کہ آسمان اور زمین کی خلقت اُسے سُنے تو
بیہوش ہو جاوے تب ملک الموت فرما دینگے ٹھہر اے خبیث تا موت کا مزہ تجھ کو چکھاؤں تو نے بہت
عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سُنکر وہ پورب کو بھاگے گا ملک الموت جب وہاں بھی جا پہنچیں گے
تب پچھم بھاگے گا وہاں بھی جب وہ جا پہونچیں گے آخر بھاگتے بھاگتے تھک کر آدمؑ کی قبر کے پاس
ٹھہرے گا اور کہیگا اے آدمؑ میں تیرے سبب سے پھٹکار میں پڑا اور رجیم ملعون ہوا پس ملک الموت اُسے
آتش کا پیالہ پلا دینگے تب وہ خاک پر لوٹنے لگے گا پھر زبانیہ دھکائی ہوئی کیلوں سے اُسکا مُنہ چیرینگے
اور تیروں سے پاش پاش کرکے اُسکی جان قبض کریں گے پھر حق تبارک و تعالےٰ ملک الموت سے

فرمادیگا کہ دریاؤں کو فنا کر سو ملک الموت دریاؤں سے کہیں گے تمہاری میعاد گذر چکی دریا کہیں گے ہم کو حکم دو تو اپنے اور پرروئیں یہ کہکر روئیں گے اور کہیں گے کہاں ہیں موجیں اور کہاں ہیں ہمارے عجائبات آپہونچا حکم اللہ تقدس تعالےٰ کا بعدازاں ملک الموت زور سے ایک ایسی آواز دینگے کہ سارا پانی پتال تک سوکھ جائیگا پھر پہاڑوں کے پاس جائیں گے وہ بھی روکر کہیں گے کہاں ہے ہماری بلندی اور کہاں ہے ہمارا کڑا پن آپہونچا حکم حق جل وعلا کا پس ملک الموت کی ایک جھنگھاڑ میں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اڑ جائیں گے اور انکے پانی دھنس جائیں گے پھر آسمان پر چڑھ کر جھنگھاڑ ماریں گے جس کے صدمے سے چاند وسورج وتارے سب چورچور ہوکر گر پڑیں گے پھر حق تبارک وتعالےٰ فرمائے گا کہ اے ملک الموت اب میری خلقت میں کون باقی رہا کہیں گے اِلٰہِی حَیٌّ لَا یَمُوْتُ تو ہی ہے اور باقی اب تو کوئی نہیں رہا مگر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام اور عرش کے اٹھانے والے اور میں ضعیف بندہ تب اُن کی روح قبض کرنے کا بھی حکم ہوگا بعدازاں حق تعالیٰ فرماوے گا اے ملک الموت کیا تو نے میرا قول نہیں سنا کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ سو تو بھی اب مرجا بس ملک الموت بھی مرجائیں گے اور کچھ باقی نہ رہیگا

اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ

اکیسواں باب حشر ونشر کے بیان میں

حدیث میں ہے کہ جب حق تبارک وتعالیٰ چاہے گا خلق کو جلاوے جبرئیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام اور عزرائیل علیہ السلام کو زندہ کریگا اور ان چاروں میں پہلے اسرافیل کو جلادیگا وہ عرش سے صور لیکر بہشت میں جاوینگے اور کہیں گے اے رضوان بہشت کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اور اُن کی امت کیلیے آراستہ کر پھر براق اور لِوَاءُ الْحَمْد اور جنت کے حُلّے لیکر آوینگے سو چار نوروں میں جو پہلے زندہ ہوگا وہ براق ہے پھر اللہ تعالےٰ فرمادیگا کہ اسے آراستہ اور تیار کرو تب سُرخ یاقوت کا لباس پہنادینگے اور سبز زبرجد کی لگام اُسکے منہ میں دینگے اور دوہرے زین پوش ایک سبز ایک زرد اُسپر رکھیں گے پھر اس تیاری سے اُسے لے کر رسول اللہ کی قبر مبارک کی طرف جائیں گے اور زمین اُسوقت کف دست میدان ہوگی سپاٹ چورس نہ اونچی نہ نیچی اس سبب سے رسول اللہؐ کا مرقد مبارک پہچان نہ پڑے گا ناگاہ ایک نور اُن کے مرقد پاک

سے غبار گرد باد کے مانند آسمان کی طرف بلند ہوگا تب جبرئیل علیہ السّلام کہیں گے کہ اے اسرافیلؑ آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمہارے ذمے ہی سب خلق کو خدائے تعالےٰ تمہارے ہی ہاتھ سے محشور کرے گا وہ کہیں گے نہیں اے جبرئیلؑ تمہیں آواز دو کیونکہ دنیا میں تم رسول اللہؐ کے پاس آتے جاتے تھے مجھے اُن سے شرم آتی ہی جبرئیلؑ خاموش رہ جائیں گے تب اسرافیلؑ میکائیلؑ سے کہیں گے کہ تم پکارو میکائیلؑ پہلی مرتبہ کہیں گے السلام علیک اے روح پاک اپنے مقدس بدن کی طرف رجوع کرا ور کچھ جواب پاوینگے پھر دوسری دفعہ کہیں گے اے روح مقدس اُٹھ فیصلہ اور حساب کے واسطے اور رحمٰن کے پاس جانے کے واسطے تب قبر مبارک شق ہوجاوے گی اور رسول اللہ اُٹھ بیٹھیں گے اور سر اور ریش پر سے گرد جھاڑنے لگیں گے پھر جبرئیل علیہ السّلام انکو بہشتی لباس اور براق دینگے رسول اللہؐ فرمادیں گے کہ اے جبرئیلؑ یہ کون دن ہے وہ کہیں گے قیامت کا دن ہے یہ حسرت کا دن ہے یہ ندامت کا دن ہے یہ یوم التلاق ہے یہ یوم الفراق ہے رسول اللہؐ فرمادیں گے اے جبرئیل علیہ السّلام مجھے بشارت دو اور کچھ خوشی کی خبر سناؤ کہیں گے یارسول اللہؐ لواءُ الحمد یا میرے ساتھ ہے آپ فرمادیں گے میں یہ نہیں پوچھتا ہوں اپنی گنہگار امت کا حال پوچھتا ہوں کیا تم اُن کو پل صراط پر چھوڑ آئے ہو تب اسرافیلؑ کہیں گے اے محمدؐ خدائے عزوجل کی قسم ہے میں نے ابھی تک صور نہیں پھونکا رسولؐ اللہ فرمادینگے اب میرا جی خوش ہوا اور میری آنکھوں میں طراوت آئی ہے پھر تاج وحلہ لے کر پہنیں گے اور براق پر سوار ہوئیں گے

بائیسواں باب براق کی تعریف میں

براق ایسا براق کہ اسکے دو بازو ہیں جنکے زور سے آسمان اور زمین کے درمیان اُڑے گا چہرہ اُسکا آدمی کا سا اور پیشانی کشادہ سُرخ یاقوت کی اور کان پتلے پتلے سبز زبرجد کے اور آنکھیں تارے کے مانند چمکتی ہوئیں اور دُم گائے کی سی سُرخ سونے سے مڑھی اور بدن برق کا سا گویا طاؤس اور گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا براق اس سبب سے اس کا نام ہی کہ وہ برق کے مانند تیز گام ہی سو جب رسولؐ اللہ اُسکے نزدیک جائیں گے مُنہ چھپا وے گا اور کہیگا خدائے عزوجل کی قسم مجھ پر کوئی نہ سوار ہوگا مگر نبی ہاشمی قریشی محمدؐ بن عبداللہ صاحب اللوا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں گے کہ میں ہی محمد ہوں اور سوار ہوکر جنت میں داخل ہونگے اور سجدے میں

گر پڑینگے تب آواز آویگی کہ سر اٹھاؤ یہ رکوع و سجود کا دن نہیں یہ حساب اور عذاب کا دن ہے جو مانگے گا سو پاویگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے یا رب میں اپنی امت کی نجات چاہتا ہوں حکم ہوگا جسمیں تو راضی ہو سو میں نے دیا قولہ تعالی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ پھر چالیس دن تک آسمان سے پانی برسایا جائے گا کہ اُس میں نطفے کی خاصیت ہوگی اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سے اونچا ہوگا خلق اُس پانی کی تاثیر سے سبزی کے مانند جمے گی اور اُنکے بدن تمام وکمال درست ہو جاوینگے پھر لپیٹے گا خدائے عز وجل زمین و آسمان کو اور تین بار کہے گا کس کے واسطے ہے سلطنت اور بادشاہی کوئی جواب نہ دے گا تب آپ ہی فرمادیگا اللہ کا ہے ملک اللہ ہی کی ہے سلطنت جو اکیلا ہے قہر والا پھر کہے گا کہاں ہیں گھمنڈی کہاں ہیں شہزادے اور کہاں ہیں وہ جو میرا کھاتے تھے اور وں کا گاتے تھے اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگارنگ پشمینے کے مانند اُڑینگے پھر بدل ڈالیگا خدائے عز وجل اس زمین کو جسپر فسق و فجور کیا گیا ہے اور جہنم کو اُسپر رکھے گا اور ایک اور زمین بناوے گا سفید چاندی کی کہ اسپر بہشت کو نصب کریگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ جس دن دوسری زمین بدل جاوے گی آدمی کہاں ہونگے فرمایا تو نے بڑی بات پوچھی اے عائشہ رضی اللہ عنہا آدمی اس دن پل صراط پر ہونگے

تیئیسواں باب نفخۃ البعث کے بیان میں

پھر حق تعالے جل وعلا فرمادیگا کہ اے اسرافیل اُٹھ اور مُردوں کے جلانے کا صور پھونک تب اسرافیل صور پھونکیں گے اور پکاریں گے کہ اے نکلی ہوئی روحو اور سڑی ہوئی ہڈیو اور پُرانے بدنو اور پھٹے پھرے دار اور گرے بالو حساب اور فیصلے کے واسطے اُٹھو یہ کہتے ہی سب کے سب حق تبارک و تعالے کے حکم سے ننگے مادرزاد اُٹھ کھڑے ہونگے آسمانوں کو دیکھیں گے کہ شق ہو گئے ہیں اور ستارے گر گئے ہیں اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہے اور چاند اندھیرا ہے اور زمین تبدیل کی گئی ہے اور سمندر سوکھا ہے اور دوزخ ہولناک آواز سے گرجتی ہے اور زبانیے کمندیں پھینکتے ہیں اور ترازوئیں عمل تولنے کو تیار ہیں اور فرشتے عمل نامے لیے کھڑے ہیں اور بہشت نہایت زیب و زینت سے سامنے موجود ہے تب کہیں گے آہ افسوس کس نے ہمکو سوتے سے جگایا کس نے ہمارے خوابگاہوں سے ہم کو اُٹھایا ندا ہوگی کہ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ یہ وہی ہے جسکا خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے اسکی سچی خبر پہونچائی تھی روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ سے اس آیت کے معنی پوچھے يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا آپ رونے لگے یہاں تک کہ

آپ کے کپڑے آنسوؤں سے تر ہو گئے بعد ازاں فرمایا کہ اے پوچھنے والو تم نے بڑا بڑا امر پوچھا قیامت کے دن میری امت کے بارہ جھنڈے ہونگے جنھوں نے دغل فصل کی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو آپس میں لڑوا دیا ہے انکا فرقہ بندروں کی صورت ہوگا قولہ تعالیٰ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور جنھوں نے رشوتیں لی ہیں حرام کھایا ہے اُنکا فرقہ سوروں کی صورت بنے گا اور جو لوگ قاضی مفتی ہو کر جھوٹا فتویٰ اور اُلٹا حکم دیتے تھے اندھے کر دیے جائیں گے قولہ تعالیٰ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور آپ کو سب سے اچھا جانتے تھے وے گونگے بہرے کر دیے جاوینگے قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور جو عالم اور مشائخ اور لوگوں کو نیک باتیں سمجھاتے تھے اور آپ بُرے کاموں میں اُلجھے رہتے تھے اُن کا یہ حال ہوگا کہ اپنی زبانیں کاٹیں گے اور اُنکے مُنہ سے پیپ بہ رہیگا قولہ تعالیٰ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور جنھوں نے جھوٹی گواہیاں دی تھیں اُنکے بدنوں پر آتش کے کوڑے لگیں گے قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور جو لوگ شہوت اور لذت میں پڑے رہتے تھے اور ہر دم نفس امارہ کو نیکیوں سے بچاتے تھے اُنکے بدنوں سے بدبو آوے گی اور اُنکے پاؤں اُنکی چوٹی میں بندھے ہونگے قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ اور جو لوگ اپنے مال میں سے حق تعالےٰ کا حق ادا کرنے سے صرف اپنے نام و آرام کے واسطے خرچ کرتے تھے وہ کھڑے نہ رہ سکیں گے داہنے بائیں گرتے پڑتے رہیں گے قولہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ اور جو لوگ غیبت کیا کرتے تھے اور پیٹھ پیچھے لوگوں کے نام دھرا کرتے تھے انکو ملتے گندھک کے پائجامے پہنا دینگے قولہ تعالیٰ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اور جو بڑے تھے اُنکی زبانیں گُدّی سے نکالی جاوینگی اور جو لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کیا کرتے تھے وہ تو لے اُٹھیں گے قولہ تعالیٰ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور جو سود و بیاج لیا کرتے تھے وہ اُنکو اُلٹا کر کے سر نیچے پاؤں اوپر فرشتے کھینچ لاویں گے مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کو ثعلبی نے روایت کیا ہے لیکن اُنھوں نے دس گروہ لکھے ہیں اور تفسیر عمدہ میں بارہ لکھے ہیں اور معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حسرت و ندامت کے دن حق تعالیٰ میری امت کی بارہ صفیں بنا دے گا بعضے قبروں سے اُٹھیں گے اور اُن کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے

(۱) یعنے پھیلانا مارنے سے زیادہ برا ہے ۱۲
(۲) اور جب چکوتی کرنے لگو لوگوں میں تو چکوتی کرو انصاف سے ۱۲
(۳) اللہ کو خوش نہیں آتا جو کوئی ہو اترانا بڑائی کرتا ۱۲
(۴) کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو آپ کو ۱۲
(۵) اور نہ پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہیں تجھکو ۱۲
(۶) وہی ہیں جنہوں نے خرید کی دنیا کی زندگی آخرت دیکر ۱۲
(۷) اے ایمان والو خرچ کرو ستھری چیزیں مال میں سے جو تم نے کمایا ہو ۱۲
(۸) اور غیبت نہ کرے تم میں کوئی کسی کی ۱۲
(۹) اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی یاد کو ہیں سو مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو ۱۲

رسول اللہ کیطرف کا پکارنے والا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو پڑوسیوں کو ستایا کرتے تھے اور بے توبہ مر گئے
سو یہ انکی سزا ہی اور جگہ ان کی دوزخ میں اور بعضے قبروں سے اُٹھیں گے جانوروں کی صورت پر سو
پکارنے والا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں سستی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ
انکی دوزخ میں ہی قولہ تعالیٰ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ اور بعضے قبروں
سے اُٹھیں گے کہ انکے پہاڑ سے ڈیل ہونگے اور سانپ اور بچھو انکے سارے بدن میں لپٹے ہونگے سو پکارنیوالا
پکاریگا کہ یہ وہ ہیں جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ میں ہی اور رپیے
اور اشرفیوں سے انکی پیشانیاں و پشت اور پہلو داغے جائیں گے قولہ تعالیٰ وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ
الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ یَّوۡمَ
یُحۡمٰی عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ اور بعضے
قبروں سے اُٹھیں گے کہ انکے منہ سے خون بہے گا اور آگ نکلے گی اور اُن کی آنتیں پیٹ سے نکلی ہوئی
زمین پر لٹکیں گی سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ تجار فجار ہیں جو خرید و فروخت میں جھوٹ بولتے تھے اور
بے توبہ مر گئے یہ اُن کی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ میں اور بعضے قبروں سے اُٹھیں گے جنکے بدن مردار کے
مانند بدبو کرینگے سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کے ڈر سے چھپ چھپ کر گناہ کرتے
تھے اور خدا تعالیٰ سے نہ ڈرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ میں اور بعضے
قبروں سے اُٹھیں گے جنکی گردنیں سانپوں نے ڈس ڈس کر رخنہ رخنہ کر دی ہونگی سو پکارنیوالا پکاریگا
کہ یہ جھوٹی گواہی بولتے تھے اور بے توبہ مرے یہ ان کی سزا ہی اور جگہ ان کی دوزخ میں ہی اور
بعضے قبروں سے اُٹھیں گے جن کے منہ میں زبان نہ ہوگی اور پیپ لہو منہ سے بہے گا سو پکارنیوالا
پکارے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو گواہی چھپاتے تھے اور دیکھا ہوا معاملہ نہ بتاتے تھے حق پوشی کرتے
تھے اور بے توبہ مرے یہ اُن کی سزا ہی اور جگہ اُن کی دوزخ میں قولہ تعالیٰ وَلَا تَکۡتُمُوا الشَّهَادَةَ
وَمَنۡ یَّکۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُهٗ اور بعضے قبروں سے اُٹھیں گے سر نیچے پاؤں اوپر اُن کی
شرمگاہوں سے پیپ لہو بہے گا سو پکارنے والا پکارے گا کہ یہ لوگ زنا کرتے تھے اور بے توبہ مرے
یہ اُن کی سزا ہی اور جگہ اُن کی دوزخ میں قولہ تعالیٰ وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً
اور بعضے قبروں سے اُٹھیں گے کالا منہ نیلی آنکھیں دوزخ کے انگاروں سے پیٹ

ل۔ یعنی خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے غافل ہیں
۲ یعنی اور جو لوگ گاڑ رکھتے ہیں سونا اور روپا اور خرچ نہیں کرتے اسکو راہ میں اللہ کی سو انکو خوشخبری سنا دے عذاب دردناک کی جس دن آگ دہکاویں گے اس پر دوزخ کی پھر داغیں گے اس سے انکے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں
۳ اور مت چھپاؤ گواہی اور جو کوئی اسکو چھپاوے تو اسکا دل گنہگار ہے
۴ اور پاس نہ جاؤ زنا کے وہ ہے بے حیائی

بھرا ہوئے گا سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ لوگ ظلم سے یتیموں کا مال چٹ کر گئے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ میں ہے قولہ تعالیٰ اِنَّمَا یَأکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا اور بعض قبروں سے کوڑھی اُٹھیں گے سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ لوگ ماں باپ کو ناحق ستاتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ میں ہے قولہ تعالیٰ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اور بعض قبروں سے اندھے اُٹھیں گے بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے جیسے بیلوں کے سینگ اور مونھ پیٹ تک لٹکے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ شرابی ہیں بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ ہیں قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ اور بعضے قبروں سے اُٹھیں گے کہ اُنکے چہرے چودھویں رات کے چاند سے روشن ہونگے اور بجلی کی طرح پُل میں پل صراط سے اُتر جائیں گے سو پکارنے والا پکارے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اچھے کام کیے اور خلق کو گناہوں سے منع کیا اور پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کیں اور توبہ کر کے مرے یہ جزا ہی اور مکان انکا بہشت میں ہی حق تعالےٰ ان سے راضی ہی یہ حق تعالےٰ سے نہ ان کو کچھ ڈر ہی نہ غم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

چوبیسواں باب قبر سے اُٹھنے کے بیان میں

کہتے ہیں کہ خلق جب قبروں سے اُٹھے گی اُسی جگہ سب کے سب چالیس برس تک کھڑے رہینگے نہ کھائینگے نہ پئیں گے نہ بولیں گے اور رسولؐ اللہ سے پوچھا کہ قیامت کے دن آپکے اُمتی کس نشان سے پہچان پڑیں گے آپنے فرمایا کہ وضو کے اثر سے غرٌ محجلین ہونگے یعنی جو عضو اُنکے وضو میں دھوئے جاتے ہیں روشن و تابندہ ہونگے اور حدیث میں ہی کہ حشر کے دن جب مومن قبروں سے اُٹھے گی فرشتے مومنوں کے پاس آوینگے اور اُنکے بدنوں سے خاک جھاڑینگے سب جگہ کی گرد چھٹ جاوے گی مگر اعضاے سجدہ کی گرد ہر چند فرشتے ملیں گے نہ چھٹیگی تب آواز آوے گی کہ اے میرے فرشتو یہ قبر کی مٹی نہیں یہ مسجد اور محرابوں کی مٹی ہی انکو اسی طرح رہنے دو یہانتک کہ پل صراط سے اتر کر جنت میں داخل ہونگے تاکہ جو انکو دیکھے جانے کہ میرے بندے اور نوکر ہیں اور اعضا سجدہ کے سات ہیں ماتھا اور دونوں ہاتھ اور دونوں کاسہ زانو اور دونوں پاؤں کی اُنگلیاں اور بعضوں نے ناک کو بھی کہا ہی اور جابر ابن عبداللہ سے روایت ہی کہ قیامت کے دن جب مُردے قبروں سے اُٹھیں گے اللہ تعالیٰ رضوان کو

۱ جو کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں آگ ۱۲

۲ اور ماں باپ کے بھلائی ۱۲

۳ یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو ۱۲

۴ خدایا ہم کو انھیں سے کردے ۱۲

جو بہشت کا دربان ہی پیغام بھیجے گا کہ میں نے روزہ داروں کو بھوکا پیاسا قبروں سے اُٹھایا ہی سو بطور
استقبال کے اُن کی خواہشوں کی چیزیں تیار کر رکھ رضوان بہشت کی حوروں اور غلمانوں کو بُلا دیگا
وے نور کے طباق لیے ہوئے ہزاروں طرح کے میوے اور نفیس کھانوں اور لذیذ شربتوں سمیت
رضوان کے پاس جمع ہونگے اور گنتی میں وہ اتنے ہونگے جتنے زمین میں مٹی کے ذرّے ہیں اور مینہ کی
بوندیں برستی ہیں اور درختوں پر پتّے پھر جب سامان تیار ہو چکیگا حق جل و علا اُنکو کھانا کھلا دے گا
اور فرما دیگا كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور ابن عباس رض سے روایت
ہی کہ لوگ جب قبروں سے اُٹھیں گے فرشتے تین فرقوں سے مصافحہ کرینگے شہیدوں سے اور رمضان کے
روزہ داروں سے اور اُن سے جو عرفہ کے دن روزہ رکھتے ہیں اور عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سب دنوں سے دوست زیادہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جمعہ و عرفہ
ہی کہ انمیں رحمت ہے اور سب دنوں سے دشمن زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہی اے عائشہ رض
جو عرفہ کو روزہ رکھے اُسپر تیس دروازے خیر و رحمت کے کشادہ ہوں اور تیس دروازے شر و
شدت کے بند ہوں اور جب عرفہ کا روزہ دار پانی سے روزہ کھولتا ہی جو رگ اُسکے بدن میں
ہے قبر تک کہتی رہتی ہی کہ بار خدایا اسپر رحمت کر اور حدیث میں آیا ہی کہ روزہ دار اپنی اپنی قبروں
سے نکلیں گے اور فرشتے اُن کو عمدہ خوانوں اور نفیس چھاگلوں کے پاس لے جائیں گے اور کہیں گے
کھاؤ تم بھوکے رہتے تھے جب لوگ سیر ہو کر کھاتے تھے اور پیو تم پیاسے رہتے تھے جب لوگ
سیراب ہو کر پانی پیتے تھے وے اس حال میں ہونگے اور لوگ حساب میں پھنسے ہونگے اور حدیث
شریف میں آیا ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن برہنہ تن و برہنہ پا اُٹھیں گے جس
طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں لیکن کوئی کسی طرف نہ دیکھے گا سب کی آنکھیں ہول اور
ہیبت کے آسمان کی طرف ہونگی چالیس برس تک کھڑے رہیں گے نہ کھائیں گے نہ پئیں گے آفتاب
کی گرمی سے کسی کے پاؤں پسینے میں بھیگیں گے کسی کے پنڈلیوں تک پسینا آویگا کسی کے پیٹ
تک کسی کی چھاتی تک بی بی عائشہ رض نے پوچھا یا رسول اللہ کوئی اُس دن سوار بھی اُٹھے گا فرمایا
ہاں انبیا اور اُنکے اہلبیت اور وہ لوگ جو رجب و شعبان و رمضان میں متصل روزے رکھتے ہیں
اور سب لوگ اُس دن بھوکے ہوں گے مگر انبیا اور اُن کے اہلبیت اور رجب و شعبان کے

روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہیں کہ قیامت کے میدان میں تمام مخلوقات ایک سو بیس صفیں کیجائیں گی ہر صف اتنی لانبی کہ چالیس ہزار برس چلے تو اُسکا چھور ملے اور اتنی چوڑی کہ بیس ہزار برس چلے تو اُسکا کنارہ ملے سو اُنمیں سے تین صفیں ایمان والوں کی ہونگی اور باقی سب کافروں کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری امت کی ایک سو بیس صفیں ہونگی مصنف کہتا ہے یہی صحیح تر ہے مترجم کہتا ہے سیوطی رحمہ اللہ نے خصائص الکبریٰ میں لکھا ہے کہ سب بہشت کے لوگ ایک سو بیس صف میں ہونگے اسی اس امت سے اور چالیس تمام انبیاء کی اُمت سے

پچیسواں باب محشر والوں کے چلنے کے بیان میں

کہتے ہیں کہ حشر کے دن کفار پا پیادہ چلیں گے اور ایمانداروں کو سواریاں ملیں گی کما قال جل جلالہٗ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ متقیوں کو گھوڑوں پر سوار محشور کریں گے حقتعالے فرشتوں سے فرما دیگا کہ انکو بے سواری نہ چلنے دو کیونکہ دنیا میں انکو ہمیشہ سواری کی عادت رہی ہے ابتدا میں یہ باپ کی پشت پر رہے بعدازاں ماں کے شکم میں بعدازاں دائیوں کی گودیوں میں بعدازاں باپ کے کاندھے پر بعدازاں اونٹ گھوڑے ٹاؤ وغیرہ پر پھر جب مرے تو بھائیوں کی گردنوں پر اُن کا جنازہ چلا سو اب جو قبروں سے اُٹھائے گئے ہیں پیادہ نہ رہنے پاویں کہ انکو چلنے کا ربط نہیں انکی قربانیوں کو انکی سواری بناؤ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَطَايَاكُمْ

چھبیسواں باب قیامت کے ذکر میں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب قیامت میں آفتاب نزدیک کر دیا جاویگا اور گرمی اسکی بہت ہی سخت ہو جاوے گی تب آتش سے ایک سایہ نکلکر چھا جاوے گا پھر آواز آویگی کہ اے محشر کے لوگو سائے کی طرف چلو سو سب تین فرقے ہو کر چلیں گے ایک ایمان والوں کا ایک منافقوں کا ایک کافروں کا اور جب سب کے سب اُس سائے کے نیچے پہونچ جائیں گے وہ تین قسم ہو جائے گا ایک گرمی ایک دھواں ایک نور کما قال اللہ تعالیٰ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ سو حرارت منافقوں کے سر پر قائم ہوگی اور دھواں کافروں پر مسلط کیا جائے گا اور نور مومنوں کو ملے گا اسواسطے کہ منافق لوگ دنیا میں گرمی سے آپ کو بچاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم رسول کے ساتھ گرمی کے

سلہ ترجمہ جس دن ہم جمع کر لاویں پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان بلائے ۱۲

سلہ فربہ کرو قربانی اپنی کو کیونکہ وہ قیامت کے دن تمہاری سواری ہیں ۱۲

سلہ چلو ایک چھاؤں میں جس کی تین پھانکیں ہیں ۱۲

سبب سے جاد کو نہیں نکل سکتے سو حق تعالے نے فرمایا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
اور کفار دنیا میں اندھیرے میں تھے کہ خدائے عزوجل کی آیتیں اور نشانیاں نہ دیکھتے تھے
سو آخرت میں بھی انھیں تاریک دھواں ملے گا قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓؤُهُمُ
الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اور مسلمان دنیا میں نور ایمان کا رکھتے
تھے سو آخرت میں بھی نور پاویں گے قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط قولہ تعالیٰ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ
اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ سات فرقوں کو حق جل و علا عرش کے سایہ میں بٹھلا دے گا
اُس دن جب سوائے اُس سایہ کے اور سایہ نہ ہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ کہ بھری
جوانی چڑھے جوبن میں اللہ تعالے کی عبادت میں مشغول ہوا ہے تیسرے وہ شخص کہ صرف اللہ
کے واسطے آپس میں دوستی رکھتے ہیں چوتھا وہ مرد جسے مال و جمال والی عورت جو روپ روپا دونوں
رکھتی ہو چاہے اور وہ خدائے تعالے کے خوف سے اُس سے باز رہے پانچویں وہ شخص جو تنہائی میں
خدائے تعالے کے خوف سے روتا ہے چھٹا وہ جسکا دل مسجد ہی میں لگا رہتا ہے ساتویں وہ جو داہنے
ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ سے چھپاوے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حق تعالے
تمام خلق کو جمع کریگا پکارنے والا پکاریگا اے اصحاب فضل کدھر بہت سے لوگ اٹھیں گے اور جلد جلد جنت
کیطرف چلیں گے اور فرشتے انکو راستے میں ملیں گے اور کہیں گے تم کون ہو کہیں گے ہم وہ ہیں کہ جب
ہم پر لوگوں نے ظلم کیا ہم نے صبر کیا اور جب کسی نے ہماری تقصیر کی ہم نے معاف کی فرشتے کہینگے
اچھا سیدھے جنت کو چلے جاؤ پھر پکارنے والا پکاریگا کہ اہل صبر کہاں ہیں تب بھی بہت سے لوگ
اٹھیں گے اور جلد جلد بہشت کی طرف چلیں گے فرشتے انکو راہ میں ملینگے اور کہینگے تم کون ہو جو بہشت کو
جھپٹے چلے جاتے ہو کہیں گے ہم صبر والے ہیں کہ خدائے تعالے کی بندگی میں ثابت و مستقیم رہے فرشتے کہینگے
اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا آپس میں للہ دوستی رکھنے والے کہاں ہیں تب بھی بہت سے لوگ
اٹھیں گے اور بہشت کیطرف شتاباں ہونگے راہ کے فرشتے کہیں گے کہ تم کون ہو کہ بہشت کو جھپٹے چلے
جاتے ہو کہینگے ہم آپس میں للہ دوستی رکھتے تھے فرشتے کہیں گے اچھا بہشت کو چلے جاؤ اور جب یہ
سب لوگ بہشت میں داخل ہو چکیں گے تب حساب کی ترازوئیں لائی جائیں گی اور حدیث شریف میں

آیا ہے کہ لِوَاءُ الْحَمْدِ اتنا لنبا ہے کہ اگر ہزار برس چلے تب اُسکا چھور ملے اور عرض اُسکا اتنا ہی جتنا آسمان اور زمین کا درمیان اور سُرخ یاقوت و سبز زمرد اسمیں جڑے ہیں اور اسمیں نور کے تین جھنڈے ہیں ایک پچھم میں ایک پورب میں ایک دنیا کے بیچوں بیچ میں اور اُسپر تین سطریں لکھی ہیں اول بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دوسری اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تیسری لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسکے قریب ستر ہزار نیزے ہیں ہر نیزے کے نیچے ستر ہزار صفیں فرشتوں کی ہر صف میں پانچ لاکھ فرشتے کہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور قیامت میں سب اہل ایمان اُس لِوَاءُ الْحَمْدِ کے گرداگرد ہونگے اور سوا اس لوا کے اور چھوٹے چھوٹے نیزے صحابیوں کے گڑینگے چنانچہ صدق کا نیزہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واسطے گاڑا جائیگا اور سارے صدیق اُسکے نیچے ہونگے اور عدل کا نیزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے اور تمام عادل اُسکے تلے ہونگے اور سخاوت کا نیزہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے اور سب سخی اُسکے نیچے اور شہادت کا نیزہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے اور سب شہید اُسکے نیچے اور فقر کا نیزہ حضرت ابو درداؓ کے واسطے اور سب فقیر اُسکے نیچے اور زہد کا نیزہ حضرت ابو ذرؓ کے واسطے اور سب زاہد اُسکے نیچے اور قرأت کا نیزہ حضرت ابی بن کعبؓ کے واسطے اور سب قاری اُسکے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت امام حسینؓ کے واسطے اور سب جو ظلم سے قتل ہوئے ہیں اُسکے نیچے ہونگے قال اللہ تعالیٰ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب خلق پر بہت ہی سختی اور تنگی ہوگی حق تبارک و تعالےٰ جبرئیلؑ کے ہاتھ رسول اللہ کو پیغام بھیجے گا کہ اپنی امت سے کہہ کہ مجھے اس نام سے پکاریں جس نام سے دنیا میں سختی کے وقت پکارتے تھے تب محمدی پکارنیوالا پکاریگا کہ سب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہو جب سب یہ کہیں گے اللہ تعالیٰ سب کا حساب فیصل کریگا اور سب امتوں سے فرمادیگا اگر یہ امت محمدؐ کی نہ ہوتی تو میں فیصلہ ہزار برس میں چکاتا اور سب جانور درند چرند پرند بھی محشور ہونگے اور اُنمیں بھی فیصلہ کیا جائیگا سو ناتوانوں کو توانائی دینگے کہ زورآور سے اپنا بدلہ لیلیں بعد ازاں سب خاک کر دیے جائینگے اور جو آنکھ خدائے عز و جل کے خوف سے روئی ہے وہ دوزخ کو نہ دیکھیگی اور جو کوئی خوف خدا سے اتنا بھی رو دیا ہوگا کہ اُسکا ایک بال بھی بھیگا ہوگا حق تعالےٰ اُسکے گناہ معاف کر دیگا اور پکار دیا جاویگا کہ یہ شخص ایک بال کی برکت سے ناجی اور مغفور ہوا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا

مسح کا سنہ

ستائیسواں باب بہشت کے ذکر میں

وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہشت کا عرض اتنا ہی جتنا آسمان و زمین کا عرض ہے اور اسکا طول سوائے حق جل و علا کے کوئی نہیں جانتا جو جی چاہے سب وہاں موجود ہے اور اُنمیں حوریں بڑی بڑی آنکھیں والیاں جنکو حق تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں نیچی نگاہوں والیاں کہ اپنے شوہروں کے سوا کسی طرف نہیں دیکھتیں اور اپنے شوہروں سے پیشتر کسی جن و آدمی نے اُنکو چھوا چھیڑا نہیں اور جب اُنکے شوہر اُنکی صحبتوں سے فراغت پا دیں گے فورًا وہ جیسی کی تیسی پاکیزہ ہو جائیں گی ایک ایک اُنمیں سے ستر ستر جوڑے رنگ رنگ کے پہنے ہے جو بال سے زیادہ ہلکے ہیں اُن کا گوشت اور استخوان ایسا شفاف ہے کہ پنڈلیوں کی ہڈیوں کا مغز صاف اوپر سے دکھائی دیتا ہے

اٹھائیسواں باب بہشت کے دروازوں اور نہروں کے بیان میں

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں سونے کے جواہر سے جڑے پہلے پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہے وہ پیغمبر اور شہیدوں کا اور سخیوں کا دروازہ ہے اور دوسرا نمازیوں کا دروازہ ہے جو اچھی طرح وضو کرتے ہیں اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہیں اور تیسرا زکوٰۃ دینے والوں کا دروازہ ہے جو خوشی سے دیتے ہیں اور چوتھا اُن لوگوں کا ہے جو خلق کو نیک کام سکھلاتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں اور پانچواں اُن لوگوں کا جو ظلم اور شہوت سے باز رہتے ہیں اور چھٹا حاجیوں کا اور ساتواں جہادیوں کا اور آٹھواں اُن لوگوں کا جو حرام سے آنکھیں چھپاتے ہیں اور ماں باپ کے ساتھ اور ناتے والوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور بہشت سات ہیں دَارُ الْجِنَانِ ۔ دَارُ السَّلَامِ ۔ جَنَّةُ الْمَاوٰی ۔ جَنَّةُ الْخُلْدِ ۔ جَنَّةُ النَّعِیْمِ ۔ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ ۔ جَنَّةُ الْعَدْنِ

مترجم کہتا ہے کہ ساتوں رہنے کے واسطے ہیں اور آٹھواں دیدار کے واسطے ہے جسکا نام علیین ہے اور بہشت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی اور گارا مشک زعفران کا اور ہر برج جنکے ایک ایک موتی کے ایک ایک زمرد کے ہیں ساٹھ ساٹھ کوس لانبے اور اتنے ہی چوڑے اور اتنے ہی اونچے اور کھڑکیاں یاقوت کی ہیں اور دروازے جواہر کے اور اُنمیں نہریں بہتیاں ہیں جنکے کنارے جڑاؤ مسلسل بنے ہیں ایک کا نام نہر الرحمۃ وہ سب بہشتوں میں پہونچی ہے اور سنگریزے سونے کے ہیں اُس کا

پانی برف سے سرد زیادہ اور شہد سے شیریں تر ہے اور ایک نہر کوثر ہے وہ خاص ہمارے رسولؐ اللہ کی نہر ہے اور جتنے آسمان میں تارے ہیں اُتنے چاندی سونے کے کٹورے اُسمیں تیرتے ہیں اور ایک نہر نور کی ہے ایک سلسبیل ہے ایک نہر رحیق مختوم اور اُنکے سوا بہت سی نہریں ہیں اور فرمایا رسولؐ اللہ نے کہ معراج کی رات مجھے سب بہشتیں دکھائی گئیں میں نے اُن میں چار نہریں دیکھیں ایک آب صاف کی ایک دودھ کی ایک شراب کی ایک شہد مصفا کی قال اللہ تعالیٰ فِيهَآ أَنْهَٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ وَأَنْهَٰرٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُۥ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى کہ میں نے جبرئیلؑ سے کہا کہ یہ نہریں کہاں سے آتی ہیں اور کہاں کو جاتی ہیں کہا حوض کوثر کو جاتی ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہاں سے آتی ہیں تم حق تعالےٰ سے دعا کرو تو حال کھلے رسولؐ اللہ فرماتے ہیں میں نے دعا کی تب ایک فرشتے نے آکر سلام کیا اور کہا یا محمدؐ آنکھیں موند دیں میں نے آنکھیں موندلیں پھر جو کھولیں تو ایسی جگہ میں تھا جہاں ایک قبہ دُرِ سفید کا بنا تھا اور اُسمیں دو دروازے یاقوت کے تھے اور سُرخ سونے کا قفل دیا تھا اتنا بڑا اگر تمام عالم اُسپر بیٹھے تو ایسا معلوم ہو کہ پہاڑ پر چڑیا بیٹھی ہے پھر اُس فرشتے کے حسب الاشارۃ میں نے قفل کے پاس جاکر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا ترت قفل کھل گیا میں قبے کے اندر گیا دیکھا اُسکے چار ستون پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا ہے اور پانی کی نہر بسم کی میم سے جاری ہے اور دودھ کی نہر اللہ کی ہے سے اور شراب کی نہر رحمٰن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے بعد ازاں حق تبارک و تعالےٰ نے فرمایا کہ محمدؐ تیری اُمتوں سے جو کوئی مجھے ان ناموں سے یاد کریگا اور دل سے خالصًا مخلصًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہیگا اُسکو ان چاروں نہروں سے سیراب کرونگا اور درخت طوبیٰ کا بیان یہ ہے کہ جڑ اُسکی موتی کی ہے اور شاخیں اُسکی زمرد کی اور پتے اُسکے سندس کے اور اُسمیں ستر ہزار شاخیں ہیں بہشت میں کوئی قبہ و حجرہ نہیں جسمیں اُسکی ایک شاخ سایہ فگن نہ ہو جیسے سورج کہ اصل اُسکی آسمان میں ہے اور نور اُسکا ہر در و دیوار و مکان میں اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ بہشت کے درخت سونے چاندی کے ہونگے اور دنیا کے درختوں کی جڑ نیچے ہوتی ہے پانوں اوپر اور بہشت کے درخت برخلاف اسکے ہونگے تاکہ میوہ لینے میں تکلیف نہ ہو اور درختوں پر چڑھنا نہ پڑے قولہ تعالیٰ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ یعنی میوے اُن کے نزدیک ہیں اور وہاں کی زمین میں مٹی کی جگہ مشک و عنبر کا نور ہے

ف[1] یعنی نہریں ہیں پانی کی جو بدلتی نہیں اور نہریں ہیں دودھ کی جس کا مزہ نہیں بدلا اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ہے پینے والوں کو اور نہریں ہیں شہد کی جھاگ اترا ۱۲

ف[2] [illegible] ۱۲

ف بیان درخت طوبیٰ ۱۲

جب ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے پتے جھڑ جھڑاتے ہیں ایسی سہانی ستھری صدا نکلتی ہی جو کسی کان نے کبھی نہ سُنی ہو اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہی جسکے اعلے سے نفیس مُقّے نکلتے ہیں اور اسفل سے گھوڑے پردار زرد والے جنپر دُر و یاقوت کے جڑے زین پوش پڑے ہیں سو اولیا راللہ کو ملیں گے کہ وہ سوار ہو کر جنتوں کا تماشا دیکھیں گے کم درجے کے لوگ یہ دیکھ کر کہیں گے یارب کس چیز نے انھیں اس کرامت کو پہونچایا جواب سُنیں گے کہ تم سوتے تھے یہ نماز پڑھتے تھے تم کھانا کھاتے تھے یہ روزہ رکھتے تھے تم کونے میں بیٹھے تھے یہ جہاد کو نکلتے تھے تم بخیلی کرتے تھے یہ مال خرچتے تھے اور بہشت میں نہ گرمی ہی نہ جاڑا بلکہ ایک موسم ہی معتدل خوش آیندہ ہر دل و نہ دھوپ اور نہ اندھیرا بلکہ یہ حالت ہی جیسے نور کا تڑکا لیکن نور ظہور چمک دمک صفائی ستھرائی میں اُس سے ہزار چند زیادہ قولہ تعالی وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا بتاؤں میں تمھیں وہ ساعت جو بہشت کی ساعتوں سے بہت ہی مشابہ ہی وہ ساعت صبح ہی سورج نکلنے سے پیشتر اُسکا سایہ دراز و قائم ہی اُسکی راحت و آرام وسیع باسط ہی اُس کی برکت و لطافت کثیر و فراواں ہی

انتیسواں باب حوروں کے بیان میں

حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالے نے حوروں کا چہرہ چار رنگ سے بنایا ہی سپید و سبز و زرد و سُرخ اور پاؤں اُنکے زانو تک نفیس زعفران سے بنے ہیں اور زانو سے سر تک کافور و مشک و عنبر سے اور بال قرنفل سے یعنی اصل و سرشت اُنکی اُن چیزوں سے ہی جیسے آدم کی اصل و سرشت مٹی سے تھی اور شیطان کی آتش سے اور حوریں ایسی معطر و مطیب ہیں کہ اگر کوئی اُنیں سے دنیا میں تھوک دے تو تمام عالم مشک کی خوشبو سے بھر جائے اور ہر ایک کے سینے پر حق تعالے کا نام اور اُسکے شوہر کا نام لکھا ہی اور ہر ایک کے ہاتھ میں دس دس کنگن زر و جواہر کے ہیں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہی بہشت میں ایک حور ہی کہ نام اُسکا لعبت ہی اُسکو حق تعالے نے چار چیزوں سے پیدا کیا ہی مشک و کافور و عنبر و زعفران اور اُس کی مٹی کو آب حیات سے خمیر کیا ہی وہ اگر سمندر میں تھوک دے تو سارا دریا میٹھا ہو جائے اُس کی گردن کے پاس لکھا ہی کہ جو مجھ سی عورت چاہے اُسے چاہیے کہ خداوند تعالے کی طاعت و عبادت کرے اور ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے جنت عدن کو پیدا کیا اور جبرئیلؑ سے فرمایا کہ اُسکے گرد

پھرے اور دیکھے ناگاہ ایک حور کسی محل سے نکلکر جبرئیلؑ کے سامنے مسکرائی تمام جنت عدن اسکے دانتوں کی چمک سے روشن ہوگئی اور جبرئیلؑ غش میں آکر گر پڑے اور جانا کہ یہ خدا تعالیٰ و تقدس کا نور ہے آواز آئی کہ اے امین اللہ سر اٹھا اور اس سے کلام کر حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو سنبھالا اور انسے کہا سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَكِ کیا پاک ہے کیا نرالا ہے وہ جس نے پیدا کیا تجھے بولی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کس کے لیے پیدا کیا ہے کہا نہیں کہا مجھے اُسکے واسطے پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اپنی ہوائے نفس پر مقدم رکھے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے میں نے بہشت میں ملائکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان لمع بناتے ہیں یعنی ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہیں ایک سونے کی اور بناتے بناتے پھر رہجاتے ہیں اور بنانا موقوف کرتے ہیں پھر بنانے لگتے ہیں پھر رہجاتے ہیں میں نے اسکا سبب پوچھا بولے جنکے واسطے یہ مکان بنتے ہیں وہ جب حق تعالے کو یاد کرتے ہیں ہم مکان بنانے لگتے ہیں اور جب وے چپ رہجاتے ہیں ہم بھی بنانا موقوف کرتے ہیں

تیسواں باب تمہ ذکر بہشت میں

حدیث شریف میں ہے کہ پل صراط کے اُدھر کئی صحرا ہیں اُسمیں بہت سے درخت ہیں اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہیں ایک داہنے ایک بائیں سو اہل ایمان جو پل صراط سے اُترینگے اور آفتاب کی گرمی سے تشنہ ہونگے ان چشموں میں سے ایک کا پانی پئیں گے جونہیں وہ پانی سینے تک پہونچے گا تمام خباثت اور ناپاکیاں دل کی صاف کر ڈالے گا پھر جب شکم میں پہونچے گا خون اور بول وغیرہ کو زائل کر دے گا اور اُن کا ظاہر و باطن سب پاک و صاف ہوجاوے گا بعد ازاں دوسرے چشمے میں نہائینگے سو مُنہ اُنکے چودھویں رات کے چاند سے روشن تر ہوجائیں گے اور اُنکے بدنوں کی کھال حریر سے زیادہ ملائم ہوجاوے گی اور اُنکے اجسام مشک کے مانند خوشبودار ہوجائینگے بعد ازاں جنت کے دروازے پر پہونچکر دروازہ کھڑکھڑائیں گے وہاں سے حوریں نکل آویں گی اور ہر ایک اپنے اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر کہیں گی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تجھ سے خوش ہوں کبھی ناراض نہ ہونگی اور اپنی خوابگاہ میں لے جائیں گی اور وہاں ستر تخت ہونگے نہایت طویل اور عریض ہر تخت پر ستر چھپر کھٹ ہر چھپر کھٹ پر ایک حسین جمیل حور ستر حلے پہنے ہوئے اور باوجود اسکے لباس کے پردے سے ساق کا نور نمایاں جیسے فانوس کے اوجھل شمع اور بہشت کی عورتوں کے بال ایسے نورانی ہیں کہ اگر ایک

بال زمین میں گرے تو تمام عالم چمک اُٹھے گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہی اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہی
کہ بہشت سفید ہی چمکتی ہوئی اُسکے لوگ سوتے نہیں نہ اُسمیں آفتاب ہے، نہ رات اور سات دیواریں اُسکے
گرداگرد محیط ہیں پہلی صرف چاندی کی دوسری ملمع چاندی اور سونے کی تیسری صرف سونے کی اسیطرح
چوتھی پانچویں چھٹی دیوار زمرد جواہرات وغیرہ کی اور ساتویں دیوار ایک نور ہی تابندہ اور ہر ایک
دیوار کے درمیان پانسو برس کے رستے کا فاصلہ ہی اور بہشتیوں کے بدن میں بال ہونگے مگر سر کے
بال اور بھویں اور پلکیں اور مردوں کی مونچھوں میں قدرے سبزی ہوگی جیسے نوخط جوانوں کے
ہوتی ہی تا عورت سے ممیز ہوں اور حوروں کے بدن ایسے شفاف ہونگے کہ اہل جنت اُنکے مُنھ اور سینے
اور ساق میں اپنا مُنھ دیکھ لیا کرینگے اور ہر روز بہشتیوں کے بدن میں قوت و جمال زیادہ ہوگا جیسے
دنیا میں ضعف اور پیری زیادہ ہوتی ہی یہاں تک کہ ایک ایک مرد کو سو سو مرد کی قوت ہوگی کھانے
میں بھی پینے میں بھی جماع میں بھی اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب ولی اللہ میوہ ول کے تناول سے
فراغت پاویگا کھانے کا مشتاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان در و یاقوت کے لیکر اُسکے سامنے
جائیں گے ہر ایک خوان میں ہزاروں پیلے اور قابیں سونے کی چنی ہوئیں گی کما قال اللہ تعالےٰ
يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ
الْأَعْيُنُ اور ہر پیالے رکابی میں ستر ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جو کسی دیگچی میں نہیں پکا اور کسی باورچی
نے اور کسی آتش نے اُسے پکایا لیکن اللہ تعالےٰ نے اُنھیں برتنوں سے اُس کھانے کو جیسا چاہا
پیدا کیا ہی سو کھائے گا اُسکو مرد اپنے قبیلے کے ساتھ اور جب دونوں آسودہ ہونگے رنگ
رنگ کے پرندے اونٹوں کے برابر ہوا سے اُتریں گے اور اُن کے سامنے آکر گھومیں گے اور
کہیں گے ہم نے فلانے فلانے چشمے کا پانی پیا ہی اور فلانے فلانے بہشتی مرغزار میں ہم چرے
ہیں یہ سنکر ولی اللہ اُن پرندوں کا مشتاق ہوگا تب وہ خود بخود بھُن کر خوانوں میں لگ
جائیں گے اور وہ خوش خوش تناول کرے گا حدیث شریف میں آیا ہی کہ بہشت کے لوگ
میوہ اور کھانا جو چاہیں گے کھائیں گے بعد ازاں پسینے کی راہ اُسکا فضلہ نکل جاوے گا
اور پسینے میں مشک کی سی بُو ہوگی دمترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ جنت کی تعریف میں
اور نعمت احسندی کی توصیف میں ایک آیت اور ایک حدیث قدسی کفایت ہے

یہ آیت ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ یعنی نہیں جانتی کوئی جان کہ کیا چھپایا گیا ہے اُن کے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک سے اور حدیث یہ ہے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ یعنے میں نے اپنے بندوں کے واسطے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سُنا اور کسی دل میں نہیں گذرا اور سب سے افضل حق جل وعلا کا دیدار ہے اَنْظُرُ نَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجْهِهِ الْکَرِیْمِ

تمام ہوئی کتاب دقائق الاخبار

اب مترجم عفی اللہ عنہ اپنی طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہے **مسئلہ** قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ مدینے کی قبروں پر گئے اور اہل قبور کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ سو مناسب ہے کہ جب زیارت کو جاوے یہ الفاظ کہے اور بیہودہ کام کچھ نہ کرے فتح القدیر اور فتاوے عالمگیری میں ہے یُکْرَهُ عِنْدَ الْقَبْرِ کُلُّ مَا لَمْ یُعْهَدْ مِنَ السُّنَّةِ وَالْمَعْهُوْدُ مِنْهَا لَیْسَ اِلَّا زِیَارَتُهَا وَالدُّعَاءُ عِنْدَهَا قَائِمًا کَمَا کَانَ یَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْبَقِیْعِ یعنی جو کچھ سنت نبوی سے مقرر معہود نہیں سب قبر کے پاس مکروہ ہے اور معہود و مقرر صرف اتنا ہی کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر خدائے تعالےٰ سے مُردے کی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ بقیع میں جب جاتے تھے اسکے سوا کچھ نہ کرتے تھے سو قبر کا چومنا اور اسکے آگے جھکنا اور بجانا گانا اور کھانا پینا سو سب مکروہ ہے چنانچہ شیخ عین العلم کتاب کشف الغطاء وغیرہ میں تصریح ان باتوں کو منع کر دیا ہے اور تاج الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ قبر کا ہاتھوں سے چھونا اور بوسہ دینا بدعت منکرہ ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ مسح نہ کند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و روے بخاک نمالد کہ ایں عادت نصاریٰ است اور ملا علی قاری نے شرح مناسک میں لکھا ہے کہ قبر کے آس پاس نہ پھرے کیونکہ طواف صرف کعبے کے واسطے ہے پس نبی و ولی کی قبر کے گرد پھرنا حرام ہے انتہیٰ اور بعضی روایتوں میں ماں باپ کی

قبر چومنا اور صلحا کی قبر کے گرد تین دفعہ تک پھرنا آیا ہے لیکن وہ روایتیں ضعیف ہیں اور فتوے بیشتر فقہا و محدثین کا اسکے منع پر ہے اور صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ نے مرض موت میں فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا یہود و نصارے پر حق تعالٰے نے پھٹکار بھیجی اُنھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہے اُن کے فعل و سنت سے یعنی اے مسلمانو زنہار تم اُنکے سے کام کرنے نہ لگنا سوا سونت کے بیشتر جہلا و مُلّا ایسے افعال کرتے ہیں اور علمار کا کہنا ہرگز خیال میں نہیں لاتے هٰذا نَهْجُهُمْ دَيْنُهُمْ اور سیوطی نے ابن جریرؒ سے اور اُنھوں نے محمد ابراہیمؒ سے روایت کی ہے کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی رسول اللہ ہر سال کے سرے پر شہیدوں کی قبروں کی زیارت کو آتے تھے اور فرماتے تھے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ آخر تک صحیح بخاری و مسلم میں ام حبیبہ اور زینب بنت حجشؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں مسلمان عورت کو کسی مُردے پر غم کرنا تین شب سے زیادہ مگر شوہر کہ چار مہینے دس دن اُسکو حداد کرنا واجب ہے یعنی زیب و زینت چھوڑ دینا اور عطر و سُرمہ اور مسی اور پھلیل نہ لگانا لازم ہے اور مہندی اور سوہا کُسم کا رنگا پہننا اور زعفرانی پہننا بھی درست نہیں کذا فی الہدایہ اور اگر کچھ عذر ہو تو ریشمی پہننا مضائقہ نہیں مطالب المومنین اور مشکوٰۃ کے ترجمے میں ہے کہ تین دن کے سوا تعزیت کرنا نہیں درست اور تعزیت کے معنی صبر سکھانا ہے غمزدے کو اور جو کچھ کہ اس زمانے کے نادان لوگ رسمیں اور تکلفات کرتے ہیں سب بدعت و نامشروع ہے اور ترمذی نے عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ جب جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہنچی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ جعفر کے لوگوں کے واسطے کھانا تیار کر دو کیونکہ اُنپر ایسی حیرانی آئی ہے جس میں وہ مشغول ہو رہے ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ قریبوں اور دوستوں کو مستحب ہے کہ غمزدوں کو کھانا بھیجیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے دن کھانا بھیجنا جائز ہے کیونکہ وہ لوگ دفنانے اور کفنانے میں مشغول رہتے ہیں اور دوسرے دن مکروہ ہے اگر نوحہ کرنے والیاں وہاں جمع ہوں کیونکہ یہ گناہ کی امداد ہے کذا فی مطالب المومنین اور شیخ عبد الحقؒ نے مشکوٰۃ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ مُردے کے پیچھے سات دن تک صدقہ دینا بہت اچھا ہے اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز صاحبؒ نے

اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اوائل حال میں مُردے راہ تکا کرتے ہیں کہ زندوں سے کسی طرح کی انکو مدد پہونچے
جس طرح ڈوبنے والا فریاد رسوں کا منتظر رہتا ہے اور صدقہ اور دعائیں اور فاتحہ اسوقت میں بہت کام
آتا ہے اسی سبب سے بنی آدم ایک سال تک خصوصاً ایک چلّے تک بعد موت کے اسی طرح کی امداد میں
کوشش کرتے ہیں اور مُردے کی روح بھی اوائل حال میں خواب عالم مثال میں زندوں سے
ملاقات کرتی ہے اور اپنا حال کہتی ہے انتہٰی یہاں سے معلوم ہوتا ہے اوائل میں دعا اور صدقے سے
مُردے کو مدد پہونچانا بہتر ہے ولیکن چالیسی چھماہی برسی کا روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کے زمانہ میں
نہ تھا کتاب جامع البرکات اور کشف الغطا میں ہے کہ آنچہ بعد سالے یا ششماہی یا چہل روز دریں
دیار طعامے پزند و بخشش کنند چیزے داخل اعتبار نیست بہتر آنست کہ تخور ند غرضکہ تصدق کرنا طعام
کا اور ثواب اُسکا مُردے کو پہونچانا جائز بلکہ واجب ہے ولیکن انکے واسطے روز مقرر کرنا کہ خاص اُسی
دن ثواب پہونچے گا اور دن نہ پہونچے گا خطا ہے کذا فی مائۃ مسائل متمین المحدثین محمد اسحاق الدہلوی
واحد اللہ الانامی سلمہ اللہ تعالےٰ اور اس مقدمے میں مولوی اسمٰعیل و مولوی رشید الدین خاں سے
خوب بحثیں ہوئیں اور ظاہر احق یہ ہے کہ اگر کسی مصلحت کے واسطے کوئی شخص روز صدقہ دینے کے واسطے
معین کرے تو مضائقہ نہیں مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص اُسی دن پہونچے گا اور دن نہ پہونچے گا ممنوع و
نامشروع ہے اور جاننا چاہیے کہ چہلم وغیرہ کے کھانا بانٹنے سے اگر ناموری یا بھائیوں کی ضیافت کا
بدلا دینا مقصود ہے تو مُردے کو ثواب خاک بھی نہ پہونچے گا اور اگر مُردے کو ثواب پہونچانا مطلوب ہے تو وہ
کھانا صدقے کا ہے تو اغنیا کو کھانا اچھا نہیں قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ یعنی نہیں صدقے
مگر فقیروں کے واسطے اور مشہور ہے کہ طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ یعنی مُردے کا کھانا دل کو مردہ کرتا
ہے اور اس صورت میں بانٹنے والے کو چاہیے کہ وہ کھانا برادری کے تو انگروں کو نہ دے بلکہ مفلسوں
فقیروں کو بانٹے برادری کے ہوں یا غیر تا مقصد اُسکا کہ ثواب پہونچانا مُردے کو ہے حاصل ہووے
اور قاضی عبد الکریم بریلوی قدس سرہ کہ ہمارے زمانے کے ولی تھے اپنے رسالوں میں لکھ گئے تھے
کہ تیجے میں جو رسمیں کہ بند ہیں ہوتی ہیں جیسے فرش فروش خوشبویات وغیرہ شگونات ہیں اور تین
دن تک عزیزوں کے گھر کا کھانا اور اُس سے ضیافت لینا مکروہ ہے کہ لَانَّ اتِّخَاذَ الضِّیَافَۃِ عِنْدَ
السُّرُوْرِ وَلَا عِنْدَ الشُّرُوْرِ وَ کَذَا فِی الْخِزَانَۃِ مسئلہ حق تعالےٰ سے اس طرح دعا مانگنا

ف اور اسکا بنانا ضیافت کا کوئی کرے دستور ہو ممنوع ہے

کہ الٰہی بحرمت نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر روا ہی ملا علی قاری نے قواعد الایمان میں لکھا ہی کہ اگر بحرمت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گوید شاید چہ در دعاے استفتاح بحق سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ الْحَسَنِ وَالْمَشْعَرِ الْعِظَامِ وَقَبْرِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ماثور و مرویست اور حصن حصین میں صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہی کہ دعا میں توسل بانبیا وصلحا جائز و مستحب ہے اور فتاوے سراجیہ میں ہی کہ دعا میں بحق فلاں کہنا ابو الفضل کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکروہ لکھا ہی اسواسطے کہ حق تعالے پر کسی مخلوق کا حق نہیں ولیکن روایات و آثار سے اسکا جواز معلوم ہوتا ہی انتہی راقم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ اگلے زمانے میں معتزلہ کا بہت غلبہ تھا اسواسطے کرمانی وغیرہ نے بحق کہنا مکروہ لکھا ہی تا بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالے پر کچھ واجب نہیں اور کسی کا حق نہیں کہ وہ مالک و مختار ہی جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاطًا تھا ورنہ اُسکے جواز میں شبہہ نہیں قال اللہ تعالیٰ وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھا ہی کہ جب حضرت علیؓ کی ماں نے وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا بِحَقِّیْ وَبِحَقِّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ مسئلہ مدد چاہنا نبی و ولی سے اسطرح پر روا ہی کہ اُسکی قبر کے پاس جا کر آواز بلند کہے کہ اے بندے خدا کے یا ولی اللہ کے میرے واسطے حق تعالے سے دعا کر اور جانے کہ اُسکا کام صرف دعا کرنا ہی دینا نہ دینا حق تعالے کے اختیار میں ہی لیکن عوام کو اس سے بھی منع کرنا چاہیے خصوصًا اس زمانے میں کیونکہ ان دنوں میں اس امر میں یہانتک غلو و افراط کرتے ہیں کہ بیشک مشرک و عابد الصنم بنجاتے ہیں اور مولوی محمد اسمٰعیل اور مولوی عبد الحی اور مولانا شاہ محمد اسحاق وغیرہم نے خوب ہی جہال کو گوشمالی دی ہی اُن لوگوں کے رسالے عورتوں کو اور بدکاریوں اور بدعتیوں پیر پرستوں کو سنانا ضرور ہے اگرچہ انمیں بعضی باتیں زیادہ ہیں اور شاید کہ عمل انکا اس مثل پر ہی ہر گش گبیرتا بہ بیماری راضی شود اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر انبیا سے مدد چاہنا روا نہیں جانتے ولیکن بعضے فقہا اور جمہور صوفیہ اسے ثابت و مؤثر جانتے ہیں اور شیخ الاسلام کے کشف الغطا میں ہی کہ غیر نبی یا غیر انبیا کی قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ ہے ظاہرا جو فقہا مردے کو سماع ثابت کرتے ہیں استمداد صحیح جانتے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ مردہ نہیں سنتا وہ استمداد سے منکر ہیں اور دونوں روایتوں سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ سلف کے علما انبیا کی قبر سے مدد چاہنا جائز جانتے تھے اختلاف صرف اولیا کی

ملہ اور حق ہے ہم پر مدد ایمان والوں کی
ملہ اللہ بخشدے اسکو بحق میرے اور جمیع انبیا کے جو مجھ سے پہلے ہوئے

قبور میں تھا اور شیخ عبدالحق رحمہ نے اپنی اکثر تصنیفات میں نبی اور ولی سے مدد چاہنا جائز لکھا ہو ولیکن جہال کے اقوال و افعال کو حرام و ممنوع لکھا ہے اور قاضی عبدالکریم کا بھی یہی مذہب تھا اور مولانا شاہ عبدالعزیز رحمہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہو کہ بعضے از خواص اولیا را اندجارحہ تکمیل و ارشادبنی نوع خود گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و بسیاں تحصیل کمالات باطنی از آنہا مینمایند وارباب حاجات حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا مترنم باین مقال است ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن : ولیکن سالار یہ مداریہ وغیرہ گور پرستوں کو انھوں نے بھی مشرکین سے لکھا ہے پہ اسطرح کی استمداد جو بعض علمانے جائز رکھی ہو کسی طرح شرک نہیں ہوسکتی اور جو اُسکے شرک ہونے کا دعوے کرتا ہو وہ غلو و افراط پر ہو ومن الادلۃ المبین قولہ تعالے وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وقول عائشہ کما دُ ین عمرو نوا للّٰہِ ما دخلتُ الا و انا مشدود علی ثوبی حیاء من عمر رواہ احمد قال الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون رواہ السیوطی فی شرح الصدور قولہ من اراد عونا فلیقل اعینونی یا عباد اللہ رواہ فی الحصن الحصین ومنہا قصۃ ابن جلاء وقصۃ ابن المنکدر ذکرھما الشیخ عبدالحق فی جذب القلوب اور دارمی نے ابن جوزی سے روایت کی ہو کہ مدینے میں جب قحط پڑا حضرت عائشہ رضہ نے لوگوں سے کہا انظروا الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا فیہ کوی الی السماء حتے لا یکون بینہ و بین السماء سقف سو لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب پانی برسا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہو کہ قبر موسلے کاظم کی اجابت دعا کے واسطے تریاق مجرب ہے ذکرہ الشیخ عبدالحق اور احیاء العلوم میں ہو کہ جس سے زندگی میں دعا منگوا سکتے ہیں اُس سے بعد مرگ بھی منگوا سکتے ہیں اور اس جگہ کلام کو بہت سی جگہ ہو مگر مطلوب اختصار ہو اور مشکوٰۃ میں ہے کہ جب یزید کے لشکر نے مدینے پر ہجوم کیا تھا اور صحابیوں نے بسبب خوف کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں جانا اور اذان دینا موقوف کر دیا تھا رسول اللہ کے مرقد مبارک سے ہر نماز کے وقت تکبیر کی آواز سنی جاتی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ زندگی میں جیسا مجھے علم تھا ویسا ہی بعد موت کے بھی رہے گا

ذکرہ الشیخ عبدالحق المحدث وغیرہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ کی تصنیف میں علی بن حسین بن علی سے یعنی امام زین العابدین سے منقول ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسول اللہ کی قبر کے پاس جو سوراخ تھا اسمیں داخل ہو کر دعا کرتا تھا سو آپ نے اُسے بلا کر فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّلَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ وَ تَسْلِيْمَكُمْ يَبْلُغُنِيْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ یعنی میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود و سلام مجھے پہونچتا ہے تم کہیں ہو اس حدیث کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ قبر ماتم کی جگہ ہے اسپر جا کر عید کی سی خوشی نہ کرو اور اپنے گھروں میں مردوں کے مانند بے ذکر اللہ تعالیٰ کے نہ رہو لیکن ظاہر تر یہ معنی ہیں کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع نہ کرو اور میلا نہ لگاؤ اور اپنے گھروں میں قبریں نہ بناؤ اور اس تقریر پر ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے پاس جا کر بھی دعا کرنا اچھا نہیں اگرچہ دعا خدائے تعالیٰ ہی سے مانگے اور اس مقبور کو صرف وسیلہ جانے کیونکہ یہ بات اگرچہ فی الجملہ جائز ہے لیکن اسمیں بدعتوں کا دروازہ کھلتا ہے کہ صلحا کی قبروں پر عید کا سا اجتماع کرنے لگتے ہیں كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا یعنی اس گمان سے کہ ہماری حاجت بر آوے گی نادانوں کا ٹھٹھ لگ جاتا ہے اور بہتیرے جاننے لگتے ہیں کہ یہ بالاستقلال متصرف ہے اور خلق کو فیض پہونچا سکتا ہے حالانکہ یہ بات صاف شرک جلی ہے خواہ مردے پر اعتقاد کرے خواہ زندے پر وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا یعنی مسجدیں خدائے تعالیٰ کے واسطے ہیں سو نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہے کھڑا ہو کر خدا کو پکارتا ہے لوگ اُسپر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں اس گمان سے کہ شاید یہی مالک اور مختار ہیں جو چاہیں اس سے مانگ لیویں حالانکہ یہ گمان محض باطل ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ حق تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ کہدے اے محمد کہ میں اپنی جان کے نفع و نقصان کا مالک نہیں قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ الآیۃ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے مشکوۃ کے ترجمے میں کھولکر لکھ دیا ہے کہ پیغمبروں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں سب نکی بھی قبول نہیں ہوتیں سنو رسول اللہ صلعم نے ابن عباس رض سے فرمایا اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ یعنی اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے کر اور اگر مدد ڈھونڈھا چاہے تو اللہ ہی سے ڈھونڈھ اور کسی سے کچھ نہیں ہوتا ع کہ عاجز تر ست از صنم ہر چہ ہست ۞ ظاہر مراد یہ ہے کہ جو کام حق جل و علا سے خاص ہیں انکو دوسرے سے مانگنا نہیں درست جیسے مارنا جلانا

روزی اولاد کا دینا وغیر ذلک اور اگر بالکل سوال استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگوں سے دعا منگوانا اور نوکروں سے کاموں میں مدد چاہنا بھی منع ہو جاوے حالانکہ یہ منع نہیں پھر فرمایا کہ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ یعنی جو کچھ ہونا تھا سو پہلے سے لکھ لیا گیا اب کسی کی سعی سے کیا ہوتا ہی اُٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے درق فَلَوْ جَهَدَ الْعِبَادُ اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ یعنی اگر سارا عالم بے رضا اُسکی تجھے نفع پہونچانا چاہے تو کچھ بھی نہو اور کیا خوب اشعار ہیں کتاب الفرج بعد الشدۃ میں قطعہ خدائے عز و جل گر ترا نکوئی خواست ؛ چہ باک باشد اگر جملہ خلق بدخواہ اند ؛ دگر چنانکہ بدی خواست جملہ عالم ؛ ازانکہ نیک رسانند دست کوتاہ اند ؛ ہمہ بقبضہ تقدیر ایزد اند اسیر ؛ اگر کمینہ غلام ضعیف گر شاہ اند ؛ اسے جان جہان اگر وہ ہی مہربان تو سب ہیں مہربان اگر وہی نہ دیوے تو کیا دیوے سلیمان پکار کر فرماتا ہی قرآن میں لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ یعنی بے مرضی اُسکے کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا اور رسول اللہ نے دعا کی ہی کہ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ یعنی بار خدایا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش کیجاوے یہاں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو جہلائے امت سے شرک کا بہت خوف تھا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالے میری قبر کو بچاوے اور امت کی قبروں کیواسطے یہ دعا مانگی اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو کشف سے معلوم ہوا ہو گا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہے اور خواجہ بہاء الدین نقشبند کے وقت میں بھی استمداد میں لوگ افراط کرتے تھے اس سبب سے اکثر حضرت یہ بیت پڑھا کرتے تھے بیت تو تا کے گور مرداں را پرستی ؛ بگرد کار مرداں گرد رستی ؛ چنانچہ مشائخ نقشبندیہ کی کتابوں میں مسطور ہی مسئلہ جو شخص جانے کہ رسول اللہ صلعم کو یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا کافر ہو جاوے وَفِيْ شَرْحِ فِقْهِ الْاَكْبَرِ لِمُلَّا عَلِيِ الْقَارِيْ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحْيَانًا وَ ذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهِ تَعَالٰى قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور صحیح بخاری و مشکوۃ میں ہی کہ انصار کی چھوکریاں شادی میں دف بجا بجا کر گاتی تھیں اسمیں ایک کہنے لگی ع وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ ؛ یعنی ہمارے درمیان ایسا نبی ہی کہ کل کی ہونے والی بات جانتا ہی سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو خدائے جل علاہم کو اور سب مسلمانوں کو شرک سے بچاوے کیونکہ یہ معاف نہیں ہوتا اور اسکے سوا سب معاف ہو جاتا ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اور شکر اُس خداوند کو لائق ہی جس نے ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کے واسطے یعنی ٹیڑھی راہ سے سیدھی راہ کی طرف بلانے اور دوزخ سے بچاکر بہشت میں لیجانے اور حرام و حلال بتلوا دینے کیلیے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے محبوب کو جن اور انس کیطرف بھیجا اور قرآن شریف کو اُنکے اوپر نازل کیا اور اُنکو خاتم الانبیا بنایا اور سب پیغمبروں میں اُنھیں سردار کیا اور سب سے بڑا مرتبہ اُنکو دیا اور اُنپر اُنکو بزرگی اور بڑائی بخشی اور اُنکا نام قیامت تک جاری رکھا اور نام اُنکا اپنے نام کے ساتھ ملایا شفاعت کا مرتبہ بخشا معجزے بے انتہا عنایت کیے اُنھوں نے امورات شرعی ہم کو سکھائے یعنی کلمہ نماز روزہ زکوٰۃ درود تسبیح تکبیر تحمید تہلیل تلاوت خیر خیرات اور کھانے پینے سونے بیٹھنے اور کام کرنے کے طریقے بتائے اور موت و حیات کے سیکھنے سکھانے وغیرہ کے احکام بتلائے اور تقوے پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت آپس کی موافقت کی باتیں اور جو اُسکے مانند ہیں ان سب کے کرنے کا حکم کیا اور بُرے کاموں سے منع فرمایا جسکی تفصیل عام و خاص مومنین کے بوجھنے کے واسطے اس کتاب میں لکھی جاتی ہی باقی اسی پر اور باتوں کو قیاس کرکے اپنے تئیں بچاویں کہ اللہ و رسول کے سامنے قیامت کے دن ذلیل اور شرمندہ نہوویں جن باتوں کا بالفعل اس ملک ہندوستان میں زیادہ رواج ہوگیا ہی اُنکو بھی نام بنام لکھ دیا کہ مسلمان اسکو سمجھ بوجھ کر ان کاموں کے گرد نہ جاویں اور باپ دادوں کے چلن سمجھ کر اُنکی ریس نہ کریں کہ اللہ تعالےٰ کے پاس ہر آدمی کو اپنے کام کا علحدہ علحدہ جواب دینا ہوگا اُسوقت باپ دادے پیر استاذ جوان باتوں کے کرنے سے نہیں روکتے ہیں یا آپ سے کرتے ہیں کچھ کام نہ آوینگے اے بھائی مسلمانوں آخر مرنا ہی اور اللہ کو منھ دکھانا ہی ابھی ہوشیار ہو جاؤ بُرے کاموں سے اپنے تئیں بچاؤ دنیا چند روزہ ہی پچھتاؤگے پھر کچھ کام نہ آوے گا سیدھے جہنم کو چلے جاؤگے

بُرے کاموں کی تفصیل یہ ہے

شرک کرنا یعنی اللہ صاحب کی سی قدرت اور علم دوسرے میں سمجھنا اور اسکی تعظیم کے کام دوسرے

کیواسطے کرنا یا اُسکے سوا اور کی نذر اور منت کسی مطلب کیلیے ماننا اُسکے سوا اور کو مشکل کے وقت پکارنا دُہائی دینی اور اُس سے مدد چاہنی یا اور کسی کو ہر وقت حاضر و ناظر دیکھنے والا سُننے والا بوجھنا ناحق کسی کو مار ڈالنا نشے کی چیز شراب تاڑی گانجا بھانگ پوست افیون مدک چرس وغیرہ تھوڑا یا بہت پینا یا پلانا کھانا یا کھلانا بغیر نکاح سوائے اپنی لونڈی کے دوسری عورت کے پاس جانا مرد یا عورت کے ساتھ لواطت کرنا یعنی نجاست کی جگہ دخول کرنا نیک عورت کو جو دوسرے کے نکاح میں آئی ہو زنا کی تہمت دینی کافروں کے مقابلے میں اگر دو چند مسلمانوں سے زیادہ نہوں بھاگ جانا جادو کرنا اور کروانا بن باپ کے لڑکے کا مال ناحق کھانا ماں باپ مسلمان کو بے سبب دُکھ دینا حرم مکے کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہو اُن کاموں کو کرنا سود لینا چوری کرنا سور کا گوشت کھانا جھوٹی گواہی دینی بلا عذر گواہی چھپانا رمضان کا روزہ بے عذر شرعی کے نہ رکھنا نماز نہ پڑھنی نماز کو بے وقت پڑھنا مال کی زکوٰۃ نہ دینی حج کے شرائط موجود ہوتے ادا نہ کرنا جھوٹی قسم کھانی اپنا ناتے کے رشتے کو توڑنا تولنے اور ناپنے میں یعنی لینے دینے کے وقت کم و زیادہ کرنا مسلمانوں کے ساتھ ناحق لڑائی کرنی اللہ اور رسولؐ اور آل و اصحاب و ازواج رسول کو گالی دینی یا حقیر جاننا یا لعنت کرنا یا بُرا گننا رشوت لینی مسلمانوں کی چغلی حاکم سے کرنا با وجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر سے باز رہنا بے ضرورت شرعی جھوٹ بولنا مقدور رکھتے وعدہ کو وفا نکرنا قرآن شریف کو یاد کرکے بھول جانا جاندار کو آگ میں جلانا عورت کو اپنے خاوند کی بے حکمی کرنا مرد کو اپنی عورت پر ظلم کرنا عورت اور مرد کے درمیان لڑائی اور جدائی ڈالنی عالم و فاضل کی چھٹائی کرنا مگر عالم اُسی کو جانے جس نے اللہ اور رسولؐ کے جاننے اور بوجھنے کے واسطے علم حاصل کیا ہو اور اسکو اور مسلمانوں کو اُسکے علم سے فائدہ ہونچتا ہے وہ عالم نہیں جو دنیا کے کمانے کے واسطے کتابیں پڑھے اور رات دن دنیا کی فکر میں لگا ہے اور دین کا علم دوسرے کو نہ سکھلاوے نہ پڑھاوے اللہ تعالیٰ کی بخشش سے نا امید ہونا اور اُسکے عذاب سے نڈر ہو جانا جوا کھیلنا اللہ کے سوائے دوسرے کے نام پر جانور ذبح کرنا اللہ کے سوائے دوسرے سے نزدیکی حاصل کرنے کو یا اُسکی تعظیم کی راہ سے عبادت جانکر جانور ذبح کرنا تکبر کرنا اور دل سے اپنے تئیں اچھا جاننا مکر و فریب دغا بازی کرنی پرایا مال لینا لا دھیا پن کرنا کافروں اور فاسقوں اور بدعتیوں کو دوست سمجھنا حسد و بغض کینہ رکھنا شرع کے حکموں کو جیسا نماز روزہ وغیرہ مکروہ جاننا اور اُن سے بیزار رہنا حلال چیزوں کو حرام جاننا حرام چیزوں کو حلال سمجھنا دین کے کاموں میں عیب لگانا

خلل ڈالنا دین کے فرائض و رواجبات کو کسی سے چھپانا امانت میں خیانت کرنی محارم سے نکاح کرنا مسجدوں کو خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنی کتا پاکرنا کافروں اور بدعتیوں اور فاسقوں کی بے خوف فتنہ تعظیم کرنی توقیر و خوشامد کرنی بغیر علم فتوے دینا بدون مہارت طبابت کرنی اپنی عقل سے قرآن شریف کی تفسیر کہنی سیدوں کی اہانت کرنی پیٹھ پیچھے کسی کو بد کہنا یا روبرو عیب لگانا مسلمان پر گمان بد لے جانا اللہ کے سوائے اور کسی چیز کی قسم کھانی قرآن خوانی کی مجلس میں اور کام میں مشغول رہنا کسی کا گلہ شکوہ بے وجہ کرنا یا سننا یا نجومیوں پر اعتقاد کرنا علم غیب کے اعتقاد سوائے اللہ کے دوسرے سے رکھنا نبیوں فرشتوں اللہ کی کتابوں بہشت دوزخ میزان پل صراط اور عذاب قبر اور جن باتوں کی اللہ و رسول نے خبر دی ہو قیامت کے حال میں انمیں کسی چیز سے منکر ہونا حدیث یعنی پیغمبر خدا کے فرمانے کو اور اجماع امت اور قیاس کو نہ جاننا اور اسکے حکموں سے منکر ہونا داڑھی مونڈانی اور مونچھیں بڑھانی سونے روپے کے باسن میں کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمی کپڑا زری کا جوتہ زینت کے واسطے مرد کو پہننا ہاتھ پاؤں میں رنگ دانتوں میں مستی مرد کو لگانا ڈھولک طنبور استار دوتار سرنڈلا قرنا سارنگی بجانا یا قصداً سننا انکے بجانے والے کو کچھ دینا ناچ دیکھنا ناچنے والے کو کچھ دینا بجانے والے اور ناچنے والے کی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ گنجفہ نرد گوٹی بھوج بازی آتشبازی کھیلنا اسمیں اچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پہ بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا کافروں کے دین کی بڑائی کرنا اور انکی رسموں کے موافق کچھ کام کرنا اور انکے پوجا کی چیز کھانی کسی پیر پیغمبر امام شہید بھوت پلید پری کے نام کی چوٹی رکھنی سیتلا یا اور کسی مرض کی پوجا کرنی لونڈی غلام کو حقیر جاننا انکے مقدور سے زیادہ ان سے کام لینا اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو مسلمان کو لازم ہے کہ آپ بھی اسمیں انکا شریک ہووے بے عزتی سے کسی کا نام لے کر پکارنا اور اپنے دل کو برے اندیشے میں رکھنا رات دن اچھے کھانے پینے کی فکر میں رہنا مقدور ہوتے ماں باپ و رحقداروں کی خدمت نہ کرنی استاد و پیر اپنے بڑوں سے بے ادبی کرنی بہانہ کر کے شرعی احکاموں سے بچنا نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ سے باز رہنا اللہ کی دی ہوئی نعمت بخل کرنا حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے پاس جانا عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا خلاف شرع باتوں میں جورو کی تابعداری کرنی بے ضرورت جورو کو ادھر ادھر جانے کی رخصت دینا مقدور ہوتے جورو لڑکے کو کھانے پینے کی تکلیف دینی

بیگانی عورت پہ نظر بد رکھنی جوروؤں میں برابری نہ رکھنی جورو لڑکے کے خاطر سے خلاف حکم خدا و رسول کے کام کرنا جورو کو اپنے خاوند سے نافرمانی کرنی خاوند کے بلانے پہ عورت کو حاضر نہ ہونا ہر بات میں اُس کی ناشکری کرنی اُسکی دی ہوئی چیز کو اپنے سے ناچیز سمجھنا بے اجازت خاوند کے سوائے ماں باپ کے دوسرے کے گھر جانا اور بے حکم اُسکے کسی نامحرم کے روبرو ہونا خاوند کے مقدور سے کھانے پینے میں زیادہ طلبی کرنی ہر بات میں اُسکے دل کو رنج میں ڈالنا اُسکے مال کی حفاظت نہ کرنی عورتوں کو سر منڈانا عورتوں کو مرد کی صورت بنانا مرد کو عورت کی صورت بنانا خلاف شرع کے کسی قبر کی زیارت کرنی یا اسواسطے سفر کرنا عورت کو عورت سے مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑانی کھلانے کو بُرا کہنا کسی کے گھر میں بے اجازت گھس جانا باوجود قدرت کے نصیحت کو ترک کرنا لوگوں کے دکھلانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت و تقوی پر گھمنڈ کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند رکھنا بردہ فروشی کرنی تالاب عیدگاہ قبر کے واسطے جانور ذبح کرنا قبر کو سجدہ یا طواف کرنا جاندار کی تصویر بنانی یا اُسکو اپنے گھر میں رکھنا حرام کے روپیوں سے مسجد عیدگاہ یا کوئی مکان عزت کا بنانا جس قبر میں لاش نہو اُسکو سلام زیارت کرنا تعزیہ بنانا مرثیہ خوانی کرنی کسی کے غم میں گریبان پھاڑنا یا چھاتی کو پیٹنا یا چلاّ کر رونا یا غمی کا کپڑا ٹھہرا کر پہننا کسی کے نام کی بدھی ڈالنی ناک کا چھیدنا اور ناک کان کے چھیدنے کو بہتر جاننا الا لڑکیوں کے کان چھیدنے میں مضائقہ نہیں شب برات میں گھروندا بھرنا چراغاں کرنا قبروں پر روشنی کرنی کھیر کھلانی سالگرہ اطفال کی کرنی مجلس بسم اللہ لڑکوں کی کرنی بڑی دھوم دھام سے واجب جان کے بیڑا نکالنا اور بہت رسمیں جو کافروں کی مسلمانوں نے سیکھی ہیں کرنی جیسے سہرا سندھا گھڑ لگن باندھنا رت جگا کندوری چوتھی مردے کا سوم دسواں چالیسواں چھ ماہی برسی کرنی روح نکالنی بادنی سنکرات روٹی میٹھا ہونی دوالی دنیا جیتا کرنا مردے کے سرہانے چراغ جلانا اُسے گھاس پر لٹانا مرنے کے سبب ہانڈی باسن آگ پھینکنا دُھونا سر میں گلے میں سیندور لگانا نلے کو ہتھیار کو کھانے کو زمین کو سلام کرنا قبر پر گھر بنانا قبر کچی کرنی چونا لگانا قبر پہ کپڑا اُڑھانا سال سال کی پوجا کرنا ست پیر کی پوتھی سنی غازی مدار کا جھنڈا نکالنا لال بی بی اولا بی بی کھری بی بی آسان بی بی کا روزہ رکھنا اور سوا سیر روز مشکلکشا کے نام پر رکھنا منت ماننا لال پری سبز پری شیخ سدو زین خاں دریا خاں کے نام کا بکرا کرنا یا اُنکے نام پہ فاتحہ دینا اور اُن سے اعتقاد رکھنا کہ یہ سب فی الحقیقت جن ہیں یا شیطانوں نے

لوگوں کے بہکانے کے واسطے ایسے نام اپنے رکھ لیے ہیں یہ سب نذر و نیاز اُن کو پہونچتی سب بے گائے گورو کو چاول دوب دے کر مٹکا دینا شگون اور فال پر اعتقاد کرنا ٹخنوں سے نیچے پائجامہ یا دامن لٹکانا اپنا ستر دوسروں کو دکھانا اور کا ستر دیکھنا جنیو اور کردھنی باندھنی پانی کے جس بدھنے سے استنجا کیا اُس سے وضو کرنے کو حرام جاننا بے تہبند لنگوٹ مارنا ناپاکی کی حالت میں مسجد میں جانا اور ایسی حالت میں اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی یا طواف کعبہ کرنا بدن میں گودنا گودانا عورت کے سر کے بال چنے یا چٹلا ڈالنا اور مرد عورت کو پٹہ ببری زلف رکھنا عورت کو باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا امام سے پہلے کوئی حرکت نماز میں کرنی نشے کی چیز سے کمائی کرنا مشرکہ سے نکاح کرنا عورت سے نکاح کرکے اُسکو زنا کی رخصت دینی یا اُسپر راضی ہونا جانوروں سے وطی کرنا موٹھ مارنا عدت کے درمیان میں نکاح کرنا مسلمان ہونے میں توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا جمعے کے وقت خرید و فروخت کرنا جمعے اور جماعت کو ہوسکتے ترک کرنا اللہ کی حدود میں درگذر یا سفارش کرنا جان بوجھ کر قرآن شریف میں غلطی پڑھنی جاندار کی تصویر کھلونا بنانا یا مول لینا سلام کا جواب نہ دینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا ڈوب مرنا یا ہمسایے کو دکھ دینا دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا کفار سے لباس اور صورت میں مشابہت پیدا کرنی جانوروں کو لڑانا نسب سے خارج ہونا یا داخل ہونا شرع کے کام پر ہنسنا مصلی کے آگے سے گذر جانا شارع عام تنگ کرنا روپے پیسے میں خلاف شرع بٹا لگانا یا پھیرت لینا بغیر خوف اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو بیجا صرف کرنا نوکروں کو اپنے عیب کی خیر خواہی نہ کرنی کسی قسم کے غلے یا نمک یا چینی وغیرہ بیچنے کی چیز وغیرہ میں وزن کے واسطے پانی یا بالو اور کوئی چیز ملانی یا ہلکے ہونے کے واسطے بیچنے کی چیز میں جانے بوجھے نقصان کو خریدار سے ظاہر نہ کرنا مسلمانوں کے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ اپنے فسق سے باز آوے کسی مسلمان کو دوزخی کہنا کبوتر اُڑانا اور مرغ کا لڑانا وغیرہ۔ فقط۔

خاتمۃ الطبع

حمد اُس خداوند کو سزاوار ہی جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہی جس نے ایک لفظ کُن سے کونین بنایا اپنی قدرت کا ایک نمونہ دکھایا زمین کو خاکساری دی مرتبہ بڑھایا کہ انسان اشرف المخلوقات کو اُسپر بسایا آسمان کو سرنگوں کرکے یہ سربلندی عطا کی کہ شمس و قمر نجم و اختر سے زینت بخشی دوست و دشمن کو روزی پہونچاتا ہی کفر و گناہ پر نظر نہیں کرتا بے نیازی کو کام فرماتا ہی اگر رحم اُسکا عام نہ ہوتا گنہگاروں کا کہیں ٹھکانا نہ تھا اگر اس عالم میں کافروں سے کفر کی گرفت کرتا کہیں بہت نہ ملتا علاوہ اسکے مومنین گنہگاروں کو بھی وعدہ اُدخال جنت ہی کیا عنایت ہی یہ سب انعامات او رعنایات اپنے حبیب کے طفیل سے اس امت کے حال پر مرعی رکھے کیا محبوب خوش اسلوب جو رحمۃ للعالمین ہی شفیع المذنبین ہی راحت جان عاشقین ہی مراد دل مشتاقین ہی خاتم النبیین ہی سید المرسلین سب سوا اسکے سے خدا سے کیسے ایسی قربت ہوئی کہ جبرئیلؑ کو جس سے حیرت ہوئی ؛ الغرض یہ کتاب نایاب مومنین باتمکین کے دلوں کا سیپارہ اسم بامسمے صبح کا ستارہ مع رسالہ فیض مقالہ الموسوم بہ رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم تصنیف عالم متبحر فاضل مفخر پشت دین پناہ تقویٰ و طہارت پابند احکام شریعت قاطع سلسلہ شرک و بدعت ہادی راہ طریقت صاحب عز و فخر وحید عصر جناب مولوی عباس علی صاحب بن ناصر علی چاجموی رحمہ اللہ تعالےٰ بمطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بسر پرستی امیر عالی توقیر و رئیس والا تبار خوشخو معلےٰ القاب عالیجناب رائے بہادر منشی رام کمار صاحب مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام بی بی کپور سپرنٹنڈنٹ بتصحیح تمام و تنقیح مالاکلام بصد حسن و خوبی و ہزاراں خوش اسلوبی ماہ مارچ ۱۹۴۲ء میں طبع

ہو کر مقبول عالم ہوئی والحمد للہ علےٰ ذلک